مغرب کا بھیانک چہرہ

ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہ روی

LGBTQ+

تقریظ:
مفتی اعظم پاکستان
پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب

تحریر
محمد انس بندیالوی

دار البرکۃ
للنشر والطباعۃ

تقریظ:
مفتی اعظم پاکستان
پروفیسر مفتی مُنیب الرحمٰن صاحب

تحریر
محمد انس بندیالوی
مدرّس جامعہ نصرۃ العلوم، گارڈن، کراچی
مدرّس جامعہ دارالعلوم میمن، بولٹن مارکیٹ، کراچی

دارُ البَرَکَۃ
لِلنَّشرِ والطَّباعَۃِ

شاہراہِ لیاقت پاکستان چوک کراچی +92-321-2060240
Darulbarakah12@gmail.com
www.facebook.com/DarulBarakah12

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : مغرب کا بھیانک چہرہ
ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہ روی

تحریر : محمد انس بندیالوی

تقریظ : مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی منیب الرحمٰن صاحب

اشاعت ہذا : ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/ جون ۲۰۲۲ء

تعداد اشاعت : 1000

سلسلہ طباعت : 4

ناشر : دارالبرکۃ للنشر الطباعۃ
شاہراہِ لیاقت، پاکستان چوک، کراچی، پاکستان

فون نمبر/ واٹس اپ : 0312-2060240 | 0311-2813567

ای میل darulbarakah12@gmail.com

فیس بک /DarulBarakah12

قیمت 120 روپے

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار

عرضِ ناشر

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ زمانہ فتنوں کا زمانہ ہے۔ ہر روز کسی نا کسی سمت سے کوئی نیا فتنہ اٹھ رہا ہے بلکہ فتنے بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ہر فتنے کو یہ سوچ کر نظر انداز کر دینا کہ اس کو بیان کرنے سے اسے مزید شہرت ملے گی اور ہم خاموش رہ کر اس فتنے کو اپنے آپ ہی مار دیں گے تو یہ بالکل ایسا ہی جیسے کبوتر کا بلی کے سامنے آنکھیں بند کر لینا۔ فتنوں کا بروقت جائزہ لینا اور ان کے ردّ کے لیے جلد از جلد موئثر اقدامات اٹھانا نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ کیونکہ دنیا اس وقت گلوبل ویلیج بن چکی ہے، ڈیجیٹلائزیشن اور سوشل میڈیا کی ترقی کے باعث ہر نیا فتنے کچھ ہی عرصے میں اطراف و اکناف میں پھیل جاتا ہے اور ہر خاص و عام کو متاثر کرتا ہے کیونکہ ہر شخص ڈیجیٹلائز ہو چکا ہے اور سوشل میڈیا ہر ایک کی پہنچ میں ہے۔

پھر مزید یہ کہ آزادیٔ اظہارِ رائے کا سہارا لے کر کفر اپنے کفریہ اور باطل نظریات کا پرچار کھل کر کر رہا ہے اور وہ کسی بھی صورت اس سے پیچھے ہٹنے کے لیے راضی نہیں ہے یعنی اس قانون نے گویا ہر فتنہ پھیلانے والے شخص کو ایسا لائسنس دے دیا ہے جس سے وہ بلا خوف و خطر اپنے غلط، باطل، فاسد اور انسانیت سوز اور ایمان سوز نظریات کو برملا پھیلا رہا ہے اور اس کی تشہیر کر رہا ہے پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ ہیومن رائٹس کی طرف سے ہر فتنہ پرور کو انسانیت کے نام پر تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس ساری صورتحال اور ان تمام ذرائع سے فتنوں کو آتا دیکھ کر عین

الیقین حاصل ہو گیا ہے اور حدیث پاک کا وہ مضمون نکھر کر سامنے آگیا ہے کہ فتنے بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوں گے۔

الغرض ایسی صورتحال میں جب کفر مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ کھل کر سامنے آگیا ہے تو اسلام کا دفاع بھی حکمت کے مطابق کھل کر کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''مغرب کا بھیانک چہرہ، ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہ روی، +LGBTQ '' بھی اسی کوشش کا ایک حصہ ہے جس میں علامہ محمد انس بندیالوی صاحب حفظہ اللہ نے کھل کر +LGBTQ کے فتنے کا رد کیا ہے، قطعِ نظر اس سے کہ یہ موضوع کچھ حساس ہے اور حیاسوز بھی لیکن جب ایک طرف اسلام کے نام پر اور کلمہ طیبہ کی بنیاد پر بننے والے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں واقع امریکی سفارتخانہ اپنے آفیشل ٹوئٹر اکاؤنٹ سے LGBTQ+ Community کو سپورٹ کرے اور ہیومن رائٹس کی آڑلے کر ان کے حقوق کے تحفظ کی بات کرے (جبکہ ان کے لیے انسانی حقوق کی بات کرنا درحقیقت خود انسانوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے) تو پھر اس مسئلے پر بات کرنا اور اس فتنے کا تدارک کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، لہذا اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے اور دار البرکۃ للنشر والطباعۃ اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی علامہ محمد انس بندیالوی صاحب حفظہ اللہ کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہر ایک کو اس سے نفع پہنچائے اور ان کے علم، عمل اور عمر میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور وہ اسی طرح اسلام کا دفاع کرتے رہیں۔ آمین

ادارہ

تقریظ جلیل

مفتی اعظم پاکستان **مفتی منیب الرحمٰن** صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ!

علامہ محمد انس بندیالوی زِیۡدَ مَجۡدُہُم ہمارے انتہائی باصلاحیت جواں عمر علماء میں سے ہیں، یہ اسلامی علومِ عقلیہ ونقلیہ دونوں میں یکساں مہارت رکھتے ہیں، عہدِ جدید کے جو فتنے اور تحدّیات (Challanges) ہیں، اُن پر بھی نظر رکھتے ہیں، آپ کا مطالعہ وسیع ہے۔ اس سے پہلے علامہ صاحب سیکولرازم، لبرل ازم اور ایتھیزم یعنی لادینیت، آزادروی اور الحاد پر ایک مختصر رسالہ تصنیف کر چکے ہیں، جو دینی مدارس کے طلبہ وطالبات کے لیے کافی مفید ہے۔

ہمیں معلوم ہے: مغرب کا جدید فلسفہ یہ ہے کہ انسان کی دانشِ کُلّی (Collective wisdom) یا اکثریتی دانش (Majority wisdom) سے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اُس کے لیے کیا چیز نفع رساں یا ضرر رساں ہے، یعنی وہ کسی الہامی ہدایت کے پابند نہیں ہیں، اگر اس فکر کی روح کو سمجھا جائے تو وہ یہ ہے: ”انسان خود ہی عبد بھی ہے اور معبود بھی“، اسی کو قرآنِ کریم نے ان کلماتِ مبارکہ سے تعبیر فرمایا: ”کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا، جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے،

(الفرقان:۴۳)"۔

جدید انسان کی معراج دو چیزیں ہیں: "لذتِ کام و دہن اور لذتِ جنس"۔ اسی کی بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے، میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ایک وہ جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور ایک وہ جو دو رانوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)، (صحیح البخاری: ۶۴۷۴)"۔

چنانچہ جنسی آزاد روی اور آوارگی نے انسان کو انسانیت سے گرا کر حیوانیتِ محض کے درجے میں پہنچادیا ہے، بلکہ اُس سے بھی بدتر کردیا ہے، کیونکہ حیوانات تو عقل کی نعمت سے فیض یاب نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں یا اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، (الاعراف:۱۷۹)"۔

علامہ صاحب نے " مغرب کا بھیانک چہرہ، ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہ روی " کے عنوان سے ایک رسالہ مرتّب کیا ہے، جس میں +LGBT گروپ کا تعارف کرایا گیا ہے، L سے مراد ہے:Lesbian (عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنا) ہیں، اسے عربی میں "سَحَاقِیَه یا اِمْرَأَةٌ مُسَاحِقَةٌ" کہتے ہیں، G سے مراد Gays (مردوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنا) ہیں، اسے حدیث میں "عملِ قومِ لوط" کہا گیا ہے)، B سے مراد Bisexual (دونوں طرح سے جنسی لذت حاصل کرنا) ہیں، T سے مراد: Transgender (مُخَنَّث یا ہیجڑا) ہے اور Plus (+) سے مراد جنسی تلذُّذ کی مزید ممکنہ صورتیں، جن میں مصنوعی جنسی اعضاء سے تلذذ حاصل کرنا اور کوئی بعید نہیں کہ یہ ابلیسی رجحان آگے چل کر

حیوانات سے بھی تلذُّذ تک پہنچ جائے۔

علامہ صاحب نے اس نفسانی مرض اور حیوانیت کی سطح تک کی جنس پرستی کی تمام صورتوں کو بیان کیا ہے تاکہ مغربی تہذیب کو اُس کے اصل روپ میں سمجھا جاسکے اور عالمِ انسانیت پر اُس کے انتہائی مُہلک اور تباہ کن اثرات کے بارے میں متنبہ کیا جاسکے۔ یہ تہذیب بتدریج اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے اور اب مغرب میں شادی شدہ جوڑوں کا تناسب پچاس فیصد سے نیچے جارہا ہے، کیونکہ وہاں کے قوانین میں نکاح اور طلاق کو مشکل اور زِنا اور حرام کاری کو آسان بنادیا گیا ہے، ہم جنس پرستوں کو ایک خاندانی وحدت (Family Unit) کے طور پر قانوناً تسلیم کرلیا گیا ہے، حتیٰ کہ ان میں وہ بھی ہیں جو تجرُّد اور وحدت کی زندگی گزار رہے ہیں اور مصنوعی آلات سے جنسی خواہشات کی تسکین حاصل کرتے ہیں، اب وہاں سوچا جارہا ہے کہ ان پر ٹیکس لگایا جائے۔ اس تہذیبی پستی کے ضمنی اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ بعض مغربی ممالک کو آبادی کی قلّت کا سامنا ہے اور بہترین خوراک، صحت افزا ماحول اور جدید علاج کی سہولتوں کی وجہ سے معمر افراد کی نگہداشت کا مسئلہ اُن ریاستوں پر بوجھ بن رہا ہے۔

میں علامہ صاحب کی اس کاوش کی تحسین کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ ان خرابیوں کے لیے قرآن وسنت اور فقہ اسلامی سے رہنمائی بھی فراہم کریں، کیونکہ کسی چیز کی خرابی بیان کرنا کافی نہیں ہے، اس کے مقابل اسلام نے جو خیر کی صورتیں تعلیم فرمائی ہیں، اُن کی طرف متوجہ کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کی علمی اور فکری جہود ومساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول، ماجور اور مشکور فرمائے اور نوجوان علماء کو ان سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے،

اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِیْمَات۔

۱۶جون ۲۰۲۲ء
مفتی منیب الرحمن

اظہار تشکر

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ، جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالی کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اس لئے میں تہے دل سے مشائخ، اساتذہ، والدین، تایا، اور اہل خانہ کا بھی شکریہ، جن کی بدولت میں آج اس تحریر کو لکھنے کے قابل ہوا۔

خصوصًا ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب لکھنے کی ابتدا سے لے کر انتہا تک اور پھر اس کو آگے تک پہنچانے میں میری معاونت کی، خصوصا محمد سرفراز سندھی، محمد فیصل، علامہ عمران عالم اور علامہ نذیر بندیالوی کا جنہوں نے کتاب چھاپنے کے لئے مالی معاونت کی، علامہ محمد جلال قادری کا جنہوں نے کتابیں فراہم کیں، مدیر اعلیٰ مجلہ مخزن علم محمد انس رضا قادری کا کہ انہوں نے کتاب کی تصحیح اور ترتیب میں معاونت کی اور اشاعتی ادارے دار البرکۃ کے محمد انس رضا قادری اور علامہ حافظ احمد کا جنہوں نے کتاب کی تشہیر کا بیڑا اٹھایا۔

اللہ تعالی میری اور تمام احباب کی کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فللہ الحمد أولاً و آخراً

تقدیم

الحمد للّٰہ العلیم الحکیم الذی ھدانا الیٰ دین الاسلام ، و الصلوٰۃ و السلام علیٰ مصباح الظلام و علیٰ آلہ واصحابہ الکرام

اما بعد

قال اللّٰہ تبارك و تعالیٰ:

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (سورہ محمد:۳۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم منہ موڑتے ہو تو وہ تمہارے بدلے، تمہارے علاوہ دوسروں کو لائے گا، جو تمہارے جیسے نہیں ہوں گے۔

جس طرح وطن کو ہماری ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہمیں وطن کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح اسلام کو ہماری ضرورت نہیں بلکہ ہمیں اسلام کی ضرورت ہے۔

امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الفتنةُ إذا أقبلت عرفها كل عالم، وإذا أدبرت عرفها كل جاهل

ترجمہ: فتنہ جب سر اٹھاتا ہے تو ہر عالم اسے پہچان لیتا ہے، اور جب چلا جاتا ہے تو ہر جاہل اسے پہچان لیتا ہے۔ (یعنی جانے کے بعد اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ فتنہ تھا۔)

ہم جنس پرستی ایک عظیم فتنہ اپنا منہ کھولے کھڑا ہے، اس کی تفصیلات اس کتاب میں ملاحظہ کرنے کے بعد، ایک مسلمان ضرور کہے گا کہ:

"الحمد للّٰہ علیٰ دین الاسلام"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من نکح امراۃ فی دبرھا او رجلا او صبیا حشر یوم القیامۃ وریحہ انتن من الجیفۃ یتاذی بہ الناس حتی یدخل النار واحبط اللّٰہ اجرہ ولا یقبل منہ صرفا ولا عدلا ویدخل فی تابوت من النار

ترجمہ: "جس کسی نے اپنی بیوی یا کسی مرد یا کسی لڑکے کے ساتھ پچھلی طرف سے بدفعلی کی، قیامت کے روز اس کے جسم کی بدبو، بدبودار مردار کی بدبو سے بھی زیادہ ہوگی، جس کی وجہ سے لوگ سخت اذیت محسوس کریں گے، یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، اللہ تعالی اس کے اجر کو ضائع کر دیں گے اور اس کی فرض عبادت یا نفلی عبادت قبول نہ ہوگی، جہنم میں اسے آگ سے بنے ہوئے صندوق میں رکھا جائے گا۔"

جمہوریت، لبرل ازم، سیکولرازم، فیمینزم، جدیدیت، وغیرہ، یہ سب اسلام کی ہر شے (بنیاد، ابتداء، شاخیں، اخلاق اور معاملات) سے متصادم ہیں، ان کے درمیان کوئی بندھن نہیں، بس کفر تک لانے کی مختلف راہیں ہیں۔

گمراہی تک لانے کے لئے مغربیت کے مختلف انداز کے حیلے درج ذیل ہیں:

جمہوری:

حضرت لوط علیہ السلام کو اپنے لوگوں کی برائی کو قبول کرنا چاہیے تھا؛ کیونکہ وہ معاشرے کی اکثریت ہیں۔

لبرل:

حضرت لوط علیہ السلام کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ ان کو بدکاری سے منع کریں؛ کیوں کہ وہ اپنے کاموں میں آزاد ہیں، خاص طور پر اس لیے انہوں نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔

سیکولر طور پر:

جنسی عمل میں مذہب کی کوئی دخل اندازی نہیں ہوتی، نہ ہی کوئی اسے برائی کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے، البتہ ریاست جس عمل پر پابندی لگائے صرف وہ غلط ہے !!

جدّت پسند:

غریب بے چارے قومِ لوط کے لوگ، وہ معذرت خواہ ہیں، کیونکہ وہ ایک جینیاتی خرابی کا شکار ہیں جس نے انہیں [فطری طور پر] فحاشی میں مبتلا کرنے پر مجبور کیا تھا..!

شہری ریاست:

ہم جنس پرست لوگوں کا ایک گروہ ہیں، ہر ایک کو ان کا احترام کرنا چاہیے، انہیں ان کے غیر اخلاقی کام کرنے کا حق دینا چاہیے، اور یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں اپنی نمائندگی کا حق بھی حاصل ہو۔۔!!

جبکہ ان سب کے برعکس اسلامی رائے یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام، اپنی قوم کو بھر پور طریقے سے روکتے رہے، انہوں نے ان کی بدکاری کی شدید مذمت کی، زبان سے

انہیں بار بار نصیحت کرتے رہے اور عذاب الٰہی کی وعید سناتے رہے مگر قوم نہ مانی تو پھر عذاب الٰہی آیا، پتھر برسائے گئے، پوری بستی الٹ دی گئی، حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیوی نے اسے برا نہ جانا اور قوم کی حمایت بھی کی، چناں چہ اسے بھی عذاب ملا، لہٰذا، دلائل سے درست ثابت کرنے کی بات تو بہت آگے ہے، جو دل سے برا نہ سمجھے وہ بھی عذاب کا حق دار ہے۔

ذہنی غلامی کے شکار، لبرل طبقے کی سوچ یہ ہے کہ، مغربی بد تہذیبی اور مغربی معاشرہ ہی آج ہمارے لئے نجات کی راہ ہے، وہی اعلیٰ اخلاق و اقدار کے مالک ہیں، اس خوش فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے اس کتاب کا نام ''مغرب کا بھیانک چہرہ'' رکھا ہے، اس کتاب کا مرکزی مقصد مغربی معاشرے کی گندگی کو منظر عام پر لانا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ:

جس طرح ''سفیر اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ'' کی کتاب ''بہارِ شباب'' نے نوجوانوں کو غلط راہ جانے سے روکا اور بے شمار نوجوانوں کو برائی کے راستے سے واپس لائی۔

اللہ قادر مطلق میری اس کتاب کو بھی ہدایت کا زینہ بنائے۔ آمین

یا رب العلمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

محمد انس بندیالوی

۱۰ شوال ۱۴۴۳/۱۲ مئی ۲۰۲۲

سبب تالیف

ہم جانتے ہیں کہ:

سرِعام جنسی گفتگو کرنا، نہایت ہی غیر مہذّب فعل ہے، خصوصًا مغربی جنسی بے راہ روی کی کہانیاں پاکیزہ طبیعت پر بہت بھاری ہیں، لیکن ہمارے دین دار مسلمان طبقے کو چند وجوہات کی بناء پر اس موضوع پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پہلی وجہ:

اگرچہ ہمارے اسلام پر تنقید کرنے والوں اور حدود اسلام کا تمسخر اڑانے والوں کے معاشرے کی مادر پدر جنسی آزادی کے نتیجے میں ان کا معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کے قریب ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ان کے معاشرے کو اس رخ پر ڈالنے والے عوام نہیں بلکہ کم عقل یا مفاد پرست یا شہوت پرست یا متشدد مفکرین تھے جو دین اسلام کو بنیاد پرست، دقیانوسی اور صدیوں پرانی معاشرت کا طعنہ دے کر لوگوں کو دین اسلام کی پاکیزہ شاہراہ سے دور کرتے رہتے تھے، ایسے ہی نام کے محقّقین، مفکرین اور اسکالرز ہمارے معاشرے میں بھی موجود ہیں جن کا طرز عمل اور طریقہ واردات ویسا ہی ہے، ان کو جواب دینا اور ان کا سدباب کرنا ہمارا دینی، ملّی اور معاشرتی فریضہ ہے۔

دوسری وجہ:

اتنی کثیر تعداد میں نسل انسانی کی فطرت کا مسخ ہونا ہمارے لئے درحقیقت خوشی کی بات نہیں ہونی چاہئے، ہماری ذمہ داری پوری انسانیت ہے اور اس موضوع کو یورپ اور امریکہ کا مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کر دینا ایک غیر مناسب طرز فکر ہے۔

تیسری وجہ:

میڈیا کی موجودگی میں مغرب اور مشرق کے فاصلے بہت زیادہ گھٹ گئے ہیں، دنیا گلوبل ویلیج بن گئی ہے، کسی کونے میں ہونے والے واقعے سے ہمارے معاشرے کا کسی نہ کسی طور پر ربط ہوتا ہے، اس لئے اگر ہمیں اپنی نسلوں کو اس غیر فطری جنسیت کی وباء سے بچانا ہے تو دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ ہمیں نظریاتی طور پر بھی مضبوط رہنا ہوگا۔

چوتھی وجہ:

نوجوان ،انجام کی پرواہ کئے بغیر، برائی کی جانب جلدی لپکتے ہیں، بے حیائی کے طوفان نے ویسے ہی دماغ میں غلاظت بھر دی ہے، کہیں شہوت پرست ذہنیت ، ہمارے معاشرے میں اس برائی کو بھی (فلموں ، ڈراموں ، ناچ ، گانوں کی طرح) فروغِ عام نہ دے؛ چناں چہ ابھی سے روک تھام کے اقدامات ہونا ضروری ہیں۔

پانچویں وجہ:

موضوع کی کراہت ،اس موضوع سے گریز کرنے کا جواز نہیں دیتی ؛ کیوں کہ مغرب سے اس موضوع پر فکری مواد کی درآمد پر فی الحال کوئی پابندی ممکن نہیں ہے؛ اس لئے اہل علم طبقوں کی طرف سے متبادل مواد فراہم ہونا لازمی ہے۔

چھٹی وجہ:

آزادئ نسواں (Feminism) کا سیلاب ہمارے گھروں تک پہنچ چکا ہے، ہم اپنی عورتوں کو اس سے بچانے میں زیادہ کامیاب نہیں ہیں، (اس پر تفصیلی گفتگو–ان

شاء اللہ تعالیٰ -اگلی کتاب میں ہوگی)اس فیمینزم کا نتیجہ خاندان کی بربادی ہے،اور خاندان کی بربادی کا نتیجہ جنسی بے راہ روی ہے،جس طرح فیمینزم نے غیر محسوس انداز میں ہمیں برباد کردیا،ہم فقط تماشائی بنے ہوئے ہیں،اگر ہم جنس پرستی نے بھی جڑ پکڑلی تو ہمارے اور مغربی معاشرے میں نام کے علاوہ کیا فرق باقی رہے گا؟؟!!

ساتویں وجہ

مارچ کی آٹھویں تاریخ کو سالانہ بے حیائی کا طوفان "عورت مارچ" کے عنوان سے امڈ آتا ہے، پچھلے چند سالوں سے اس میں ہم جنس پرستی کے جھنڈے، اسے فروغ دینے والے پوسٹرز اور بینرز اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ عنقریب اس قسم کی ابحاث اعلیٰ اداروں میں شروع ہوں گی اور راہیں ہموار ہوں گی ، بلکہ ہو رہی ہیں: جیسا کہ کچھ عرصے پہلے مخنث کو اسکا مقام دینے کے بہانے اس کی تعریف میں جو لفظ استعمال کیا ہے وہ ہم جنس پرستی کا دروازہ کھولتا ہے، چناں چہ ہمیں پہلے ہی ہوشیار رہنا ہوگا۔

آٹھویں وجہ

معاشرے کی وہ حس تیزی سے ناپید ہوتی جارہی ہے، جو کسی نازیبا حرکت پر سخت ردِّعمل کرے،اوراس حرکت کے مرتکب کے خلاف احتجاج کی ایک تند و تیز لہر بن کر ابھرے ، مثلاً: سینما گھروں اور فٹنس جِم کے باہر نیم برہنہ تصاویر کا رواج عام ہو چکا ہے، لیکن مجال ہے کی کوئی اس کے خلاف آواز اٹھائے۔

ہمارا حال تو یہ ہے کہ جب مغرب کے اس تہذیبی سیلاب کی کوئی تند و تیز لہر ہمارے دل و دماغ سے ٹکراتی ہے تو بس انفرادی سطح پر کوئی ایک دو، صدائے احتجاج

بلند ہوتی ہے اوروہ بھی وقت کے ساتھ خاموش ہوجاتی ہے اور کاروبار زندگی پھر سے اپنی ڈگر پر رواں دواں ہوجاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں لادینی قوتیں اپنے تمام تر مذموم ہتھکنڈوں کے ساتھ ہمارے گھر کی دہلیز پر ڈیرہ جمائے بیٹھی ہیں، لمحہ فکریہ ہے کہ، اگر ہماری بے حسی کے باعث ہم جنسیت کی بیماری ہمارے گھروں میں داخل ہوگئی تو پھر آنے والی نسلیں خود عذابِ الٰہی کو دعوت دیں گی۔

نویں وجہ:

جس طرح سود کے متعلق سخت احکام، وعیدیں، مذمّتیں ہونے کے باوجود، تقریبًا تمام اسلامی ممالک میں سود سے (مجبوراً۔۔یا۔۔فسقاً۔۔یا۔۔حیلے کرکے ۔۔یا۔۔ تاویلیں گھڑکے، بلاخوف وخطر) ہر خاص وعام ملوّث ہے، سونے پہ سہاگہ یہ ہے کہ جو مخالفت کرے اسے دقیانوسی، متشدّد اور جاہل کے القابات دے کر شرمندہ کیا جاتا ہے، اس کے برعکس جواز کے علمبرداروں کو نجات دہندہ سمجھا جاتا ہے، خدانخواستہ اسی حال کا سامنا ہمیں ہم جنس پرستی کے متعلق کرنا پڑ گیا تو حق وباطل کا فرق سات زمین نیچے دفن ہوجائے گا، یہ فقط دعوٰی نہیں ہے، ملاحظہ ہو:

سعودی عرب کے سابق گرینڈ مفتی ”عبدالعزیز بن باز“ کے شاگرد، ڈاکٹر ”سلمان العودہ“ نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:

”ہم جنس پسندی کی اس دنیا میں کوئی سزا نہیں ہے اور ہم جنس پسند اس فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہوتے، ان کے مطابق اس جرم کی شرعی سزا دینا، بذات خود لواطت سے بڑا جرم ہے۔“

یہ صرف ابتداء ہے، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟!!!

دسویں وجہ:

ہمارے نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اسوقت ایک وہم اور منطقی مغالطے کا شکار ہے جس کو Appeal to Novelty کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ "یہ نظریہ بنالینا کہ ہر نئی چیز، پرانی چیز سے بہتر ہے، ہر نئی ثقافت پرانی ثقافت سے بہتر ہے، نیا نظام پرانے نظام سے، نیا نعرہ پرانے نعرے سے، نیا انقلاب پرانے انقلاب سے اور نیا نظریہ پرانے نظریئے سے بہتر ہے،"

حالانکہ یہ محض ایک منطقی مغالطہ ہے جو اکثر بے سروپا نظریات کو ماننے والے یا کوئی نئی پروڈکٹ بیچنے والے حضرات، اپنے حق میں بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں۔

ہم جنس پرستی کے متعلق بھی اسی قسم کا رجحان مغرب میں مقبول ہے اور ہمارے معاشرے کی طرف رواں دواں ہے۔

گیارھویں وجہ:

مغرب میں اب ایسے مسلمان بھی پائے جاتے ہیں جن کا دعوی یہ ہے کہ وہ ہم جنس مسلمان (Gay Muslim) ہیں بلکہ Gay Muslim کی باقاعدہ تنظیمیں اور ویب سائٹس تک بن چکی ہیں، امریکہ میں "الفاتحہ فاؤنڈیشن" کے نام سے ایک تنظیم رجسٹرڈ ہے جو، ان کے دعوے کے مطابق، مسلمان ہم جنس پرستوں کی ہے۔ اسی طرح برطانیہ میں بھی "ایمان" نام کی تنظیم ہے جو اپنے دعوے کے مطابق مسلمان ہم جنس پرستوں کے مسائل حل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ ان دونوں تنظیموں کا دعوی ہے کہ اسلام ہم جنس پرستی کا مخالف نہیں ہے۔

اگر ہمیں اپنی نسلوں کو خراب ہونے سے بچانا ہے تو اس کی تیاری ابھی سے کرنا انتہائی ضروری ہے۔

بارھویں وجہ:

صورت حال یہ ہے کہ ہم جنسی کی مخالفت کرنا، اب ایک ایسی سماجی برائی کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے، جیسے یہ بھی "نسل پرستی" ہے، یہاں تک کہ اب جو کوئی ہم جنسی کی مخالفت کرے۔ یا۔ اسے غیر فطری قرار دے، اس پر ہوموفوبیا (Homophobia) کا لیبل دھر دیا جاتا ہے۔ یعنی ہم جنس پرستوں سے بلا وجہ خوف اور مخالفت۔

تیرھویں وجہ:

مسلمان ہم جنس پسندوں کی کتابیں، جیسے: سراج الحق کگل (یہ خود مسلمان ہم جنس پسند ہیں) کی کتاب "اسلام میں ہم جنس پسندی۔"

ارشاد مانجی (مصنفہ خود مسلمان لیزبین ہیں) کی کتاب "اسلام کے ساتھ مسائل" جو کہ ابھی تک انگریزی میں ہی ہیں، پڑھی جا سکتی ہیں کہ یہ لوگ کس طرح ہم جنس پسندی کا اسلام میں جواز ڈھونڈتے ہیں۔

یورپ میں مساجد کے امام، کھلے عام ہم جنس پسند بھی ہیں اور دھڑلے سے نماز کی امامت بھی کرواتے ہیں۔

ان کی رائے ہے کہ: "اسلام کسی دوسرے سے پیار، محبت سے نہیں روکتا اور نہ اسلام نے کہیں یہ کہا ہے کہ صرف جنسِ مخالف سے ہی محبت کی جائے اور جنسِ مخالف سے ہی ذاتی نوعیت کے جائز تعلقات قائم کئے جاسکتے ہیں۔"

اسی قسم کے بدترین حالات کی وجہ سے اس موضوع کو منظرِ عام پر لانے کی جسارت

کی ہے۔

چودھویں وجہ:

پاکستان پینل کوڈ(PPC)کی شق نمبر(377)میں یہ لکھا ہے کہ:

"جو بھی کسی بھی مرد، عورت یا جانور کے ساتھ فطرت کے حکم کے خلاف، رضا کارانہ طور پر، جنسی ہمبستری کرتا ہے، اسے عمر قید، یا کسی بھی مدت کے لیے قید کی سزا دی جائے گی (جو دو سال سے کم یا دس سال سے زیادہ نہیں ہوگی) اور جرمانے کے بھی ذمہ دار ہوں گے۔"

یہ ۱۸۶۰ء، میں برطانیہ کا جاری کردہ، ۱۶۲ سال پرانا قانون ہے، جس کے لفظ "فطرت کے حکم کے خلاف" میں ہم جنس پرستوں کے لئے آسانی کی راہ موجود ہے؛ کیوں کہ وہ اس کام کو فطرت کے موافق سمجھتے ہیں۔

انڈیا میں بھی اس قانون کو ہم جنس پرستوں پر ناقابلِ عمل اسی بنیاد پر کیا گیا، سارے جج اسے فطری ثابت کرنے کے لئے دلائل دینے میں خود آگے آگے تھے۔

بھارتی سپریم کورٹ نے بھی کچھ اسی قسم کے سوالات پوچھے تھے:

آخر ہم جنس پرستی غیر فطری عمل کیسے ہے؟

عدالت کا کہنا ہے کہ: کیا سروگیٹ مائیں (کرائے پر مادر رحم دینے والی خواتین) اور ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے پیدا ہوئے والے بچے بھی فطرت کے خلاف ہیں؟

پندرھویں وجہ:

۱۹۷۱ میں اقوام متحدہ کی کانفرنس اینڈ ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ نے قرارداد منظور کی کہ:

یورپی ممالک ترقی پزیر ممالک کی برآمدات بڑھانے اور وہاں پر روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ان ممالک کی مصنوعات کی یورپی مارکیٹ تک رسائی دے گی۔

اس اسکیم کے تین مراحل ہیں جس میں بنیادی جی ایس پی، جی ایس پلس اور ایوری تھنگ بٹ آرمز یعنی اسلحے کے علاوہ سب شامل ہیں۔

پاکستان اس وقت جی ایس پی پلس کا حامل ملک ہے۔ جس کے ایسی دو تہائی مصنوعات جن پر درآمدی ڈیوٹی لگتی ہوتی ہے اسے کم کر کے صفر فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے لیے کچھ شرائط بھی رکھی گئی ہیں۔

جس ملک کو بھی یہ درجہ دیا جاتا ہے اسے انسانی حقوق، مزدوروں کے حقوق، ماحولیات کے تحفظ اور گورننس میں بہتری سمیت ۲۷ بین الاقوامی معاہدوں کی توثیق کرنا ہوتی ہے۔

یورپی یونین وقتاً فوقتاً ان شرائط پر عمل درآمد کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور ان پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں جی ایس پی پلس کا سٹیٹس واپس بھی لیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کو یورپی یونین کی طرف سے حاصل ہونے والی ترجیحی تجارت کی سہولت کی ۳۱ دسمبر ۲۰۲۳ کو ختم ہونے والی مدت کے لیے نظر ثانی کا عمل جاری ہے اور اس ضمن میں یورپی پارلیمانی وفد نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔

وفد میں شامل ایک رکن ”لوئیس گاریکانو“ نے پاکستان کے دورے سے واپسی کے بعد متعدّد ٹوئٹس میں پاکستان کو جی ایس پی پلس کے تحت تجارتی رعایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے خواتین کے حقوق، خواجہ سراؤں کے حقوق، اقلیتی برادری کے حقوق، گستاخی کے قانون، انسانی حقوق، آزادی صحافت کی صورت حال میں بہتری

کی طرف کوئی پیش رفت نہیں کی ہے۔

دوسری جانب پاکستان میں انسانی حقوق کمیشن کی سابق سربراہ زہرہ یوسف کا کہنا ہے کہ یورپی یونین کی تشویش بجا ہے۔

البتہ ٹرانس جینڈر ایکٹ کے پاس ہونے کو ایک اچھا اقدام کہا ہے، اور اسے جلد از جلد حقیقی نفاذ اور اس کے ضمن میں ہم جنس پرستی کی جانب قدم بڑھانے پر زور دیا ہے۔

اسی قسم کے بدترین حالات کی وجہ سے اس موضوع کو منظر عام پر لانے کی جسارت کی ہے۔

ہم جنس پرستی کی تاریخ

ہم جنس پسندی کی تاریخ نسلوں کی بجائے صدیوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ عربی زبان میں اسے ”لواطت“ اور انگریزی میں ”sodomy/سدومی“ کہتے ہیں۔

اس کی ابتداء یونان میں عورتوں کے مقام و مرتبے میں مستقل کمی کی صورت میں ہوئی، علاوہ یہ کہ، حکمرانوں کا تخت کے امیدواروں کو کم کرنے کے لئے زیادہ بچوں سے اجتناب کرنا بھی بڑا سبب تھا، جب اشرافیہ (Elite class) کسی کام میں ملوّث ہو جائے تو رعایا تک اس کے اثرات پہنچ ہی جاتے ہیں۔

● سپارٹا (sparta) میں عورتوں کو عزّت کی نگاہ سے دیکھنے کا یہ معیار تھا کہ، شوہر اسے مؤنث بوائے فرینڈ (female boy friend) کہہ کر بلاتے تھے۔

● سپارٹا میں ہر نوجوان کا ایک ادھیڑ عمر عاشق ہوتا، دورانِ جنگ دونوں شانہ بشانہ لڑتے، یہ شجاعت کی علامت ہوتا۔

● کُشتی کے مقابلوں اور کھانے کی دعوتوں میں اجتماعی ہم جنس پرستی کرتے۔

برملا اظہار تو عیب تھا ہی نہیں، ساتھ ساتھ ان افعال کی تصاویر اور مجسّموں کو دیواروں، برتنوں، درختوں، وغیرہ، پر بھی بناتے تھے۔

● افلاطون و ارسطو بھی اس کام کے سرغنہ تھے، یہاں تک کہ اس کے نام سے لقب ”Platonic Love/افلاطونی محبت“ وضع کیا گیا، اس لقب کا حصول ”نشانِ حیدر“ کا درجہ رکھتا تھا۔

• افلاطون کے نزدیک عورت سے محبت فضول ہے ؛کیونکہ عورت سے جنسی عمل صرف نسل آگے بڑھانے کے لیے ہے ،جب کہ عشق ِ حقیقی صرف کم عمر بغیر داڑھی کے لڑکوں سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

• یونان میں خوبصورت ترین مرد کے مقابلے اور نمائشیں سجتیں،جس طرح آج کل مس ورلڈ کا مقابلہ اور کپڑوں کی نمائش میں عورتوں کی نمائش (met gala and miss world competition)۔

• قدیم جاپان میں کم عمر لڑکوں سے جنسی لذت حاصل کرنے کے رواج کو "Nanshoku" کہا جاتا تھا، اس مقصد کے لئے اشرافیہ کے پاس "wakashu" کہلائے جانے والے لڑکے، موجود ہوتے تھے۔

• چینی تہذیب میں بھی یہ رواج عام تھا،(Emperor Ai of Han) "ہان" کے شہنشاہ "عی" کی آستین پر ایک مرتبہ اس کا عاشق (Dong Xian.) ڈونگ ژیان ،سو گیا ،اس نوجوان کو اٹھانے کے بجائے شہنشاہ نے اپنی آستین ہی کاٹ لی۔ یہ دیکھتے ہوئے بعد میں درباری بھی ایک آستین نکال لیا کرتے تھے، اسی وجہ سے چین میں لڑکوں کا شوق رکھنے والوں کے لئے "Passion of Cut Sleeves" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

• رفتہ رفتہ یہ مرض پھیلتا گیا،رومی سلطنت میں سوائے چند کے، تمام حکمران اس فعل میں خود بھی ملوّث تھے، اشاعت بھی کرتے اور قوانین بھی بن گئے۔

• اس حد تک بڑھ گئے کہ شرمگاہوں کی عبادت تک کی جاتی، جیسے ہندوؤں میں بھی ہوتا ہے (Phallicism)۔

● فرانس کے غاروں (cave of lasacaux and altamira) اور نہروں کے کنارے (Corsican: Taravu/Taravo) اور گرجا گھروں میں بے حجاب مرد و عورت، جنسی مناظر اور شرمگاہوں کے عظیم مجسّمے نصب ہوتے۔

(Liber Pater, Delos, Aphrodite, Pariapus and temple of Venus at Hierapolis)

● جولیئس سیزر (Julius Caesar) کی جنسی بے راہ روی کی طویل داستانیں ہیں، کہا جاتا تھا کہ:

"یہ ہر عورت کا شوہر ہے اور ہر مرد کی بیوی ہے۔"

ہم جنس پرستی میں خود کو مفعول ہی رکھتا تھا، بادشاہ (Nicomedes) نکومیڈیز سے اس کا معاشقہ، اس کے بستر تک رسائی کے لئے جسم کے تمام بال اتروانا، لٹک مٹک کر چلنا، نسوانیت کے تمام انداز اپنانا، پھر اس کی بیوی بن کر "ملکۂ بی تھینیا" (Queen of Bithynia) کی حیثیت سے شہرت پانا۔

● ٹائی بیرئیس (Tiberius) نے ایک جزیرے (کیپری/Capri) میں عیاشی کے لئے محل بنایا، جس کی دیواروں پر فحش تصاویر بنوائیں، وہاں یہ ہم جنس پرستوں کے ساتھ جاتا جو گروپ کی صورت میں بدفعلی کرتے تھے۔

اس نے چھوٹے بچوں کو "دریائی مچھلیاں" کا خطاب عطا کیا، انہیں تربیت دی ہوئی تھی کہ وہ تیراکی کے دوران اس کی رانوں کو دانتوں سے کاٹتے، دودھ پیتے بچوں سے اپنا عضو تناسل چسوایا کرتا تھا۔

● ایلا گابالوس (Elagabalus) بھی بادشاہ ہونے کے باوجود، لمبے عضو تناسل

والے مردوں کا شوقین تھا، ایسے مردوں کو شاہی مراعات حاصل ہوتیں۔

● کالیگولا(Caligula) ایک پاگل اور بد ترین ہم جنس پرست حکمران تھا۔ بادشاہ کا محل اس سے ہم جنسی کرنے والوں سے بھرا ہوا تھا، بادشاہ خود اپنے آپ کو ایک ہم جنس پرست مفعول لڑکے کے طور پہ پیش کرتا۔

● نیرو (Nero) جنسی درندگی و تشدّد(Sadism) کا بانی ہے، ویسے تو ہر مرد و عورت اس کے ظالمانہ عادتوں کا شکار تھا، البتہ اس کے چند کارنامے یہ ہیں:

اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کرکے، قتل کر دیا، پھر دوران مباشرت تشدّد کا عادی بن گیا، اس کی تین قانونی بیویاں تھیں، ایک کو اس نے زبردستی خودکشی کرنے پر مجبور کیا، دوسری کو زہر دے کر مارا، تیسری کو حالتِ حمل میں پیٹ پر لات مار کر موت کے منہ میں دھکیل دیا۔

● نیرو کے استاد سینیکا(Seneca) نے اسے ہم جنس پرستی کی جانب راغب کیا، دو لڑکوں (Sporus and Doryphorus) سے اس نے باقاعدہ دھوم دھام سے شادی کی، مردوں اور عورتوں کو رسیوں سے باندھ کر جنسی تشدّد کرتا تھا۔

مظلوم قوم کی زبان یوں بے چارگی کا اظہار کرتی کہ:

”کاش! نیرو کا باپ بھی ہم جنس پرست ہوتا، تو دنیا ایک حسین جگہ ہوتی۔“یعنی یہ پیدا نہ ہوتا اور ہمیں سکون ملتا۔

● یہ کلچر غریب عوام سے لے کر بادشاہوں اور فلسفیوں تک پھیلا ہوا تھا۔

● ظہورِ اسلام اور اسلامی سیاسی بالادستی کے بعد، اس فعل کو قانونی سرپرستی ملنا اور اسے ایک فطرت سمجھ کر، اس کے جواز کے دلائل دینا ممکن نہیں تھا، یہ مغربی بدتہذیبی

ہی کا خاصّہ ہے۔

فرائڈ، اینڈر گائڈ، آرچ پشپ ،کنٹربری ،ڈاکٹر میکائیل ریمزے ،رابنگ ورتھ، اسٹفن ہاپنگ سن اورلارڈ ایرن جیسے روشن خیال انگریزی قائدین ومفکرین کی فکری غلاظت اورگندی ذہنیت نیز سقراط، ارسطو، سکندراعظم، جولیس سیزروغیرہ، کی بری عادات نے یورپ بالخصوص لندن جیسے بڑے شہر میں سو کے قریب ہم جنس پرستی کے اڈے قائم کرادیے اور لندن ،فرانس ،امریکہ ،روس ،اٹلی ،جرمنی ،ہالینڈ ہی نہیں ہمارا ملک پاکستان اور پڑوسی ممالک ایران ، ہندوستان اورافغانستان بھی اس کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔

● آج مختلف رقص خانوں ،نائٹ کلبوں، حسن گاہوں ،بیوٹی پارلروں، مساج سینٹروں اور ملاقات خانوں میں قحبہ گری ،ہم جنس پرستی کے باقاعدہ اڈے قائم ہوچکے ہیں۔

ہم جنس پرستی/ایل جی بی ٹی کیو پلس LGBTQ+

تعارف وجائزہ

سب سے پہلے ہمارے لئے مغرب میں موجود غیر فطری جنسی رجحانات کی واقفیت ضروری ہے۔ آگے اس کا ایک مختصر تعارف دیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ اردو زبان ابھی مغرب کی اس گندی سوچ کو تعبیر کرنے میں بہت پیچھے ہے؛ اس لئے اکثر اصطلاحات کا اردو متبادل بہ طور تجویز ہی دیئے گئے ہیں۔

ہم جنسیت میں مبتلا افراد (Homosexuals/ہوموسیکشوئل) کے چند گروپ بنائے گئے ہیں:

1۔Lesbian، لیزبین:

عورت، جو عورت کی طرف جنسی میلان رکھے۔

2۔Gay، گے:

مرد، جس کا مرد کی طرف جنسی میلان ہو۔

3۔Bisexual، بائی سیکشوئل:

وہ فرد (خواہ مرد ہو یا عورت) جس کا مرد اور عورت دونوں کی طرف میلان ہو۔

کس صنف کی طرف کتنا میلان ہے؟ اس کو ناپنے کے لیے ایک پیمانہ وضع کیا گیا، جس کو اس کے موجد کے نام پر کنسے اسکیل (Kinsey Scale) کا نام دیا گیا۔

4۔Transgender، ٹرانس جینڈر:

یہ ایک کثیر المعانی اصطلاح ہے، جس میں وہ لوگ بھی آتے ہیں جو شروع سے ہی

مردانہ اور زنانہ اعضاء کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، انہیں ”مخنّث یا ہیجڑا/انٹر سیکس Intersex“ کہتے ہیں، ان کا تناسب انتہائی کم ہے۔

ان میں وہ بھی ہیں جنہیں تبدیلیِٔ جنس کی طبّی نکتہ نظر سے ضرورت ہو، پر وہ اس پر راضی نہ ہوں۔

ان میں وہ بھی شامل ہیں جو کسی نفسیاتی یا جسمانی وجہ سے جنس تبدیل کروالیں اور ہم جنس پرست بھی شامل ہیں۔

انہیں ”ٹرانس سیکشوئل Transexual“ کہتے ہیں۔

5۔Queer/Questioning، کوئیر/سوالیہ:

کوئیر کا لفظی مطلب ہے ”عجیب“، وہ لوگ جو جنسی لحاظ سے کسی بھی قسم کی تقسیم کے قائل نہ ہوں، اس لحاظ یہ لوگ واقعی عجیب ترین ہیں جو سمجھتے ہیں کہ، کسی انسان کو مرد، عورت، مخنّث، ہم جنس پرست، وغیرہ، شمار کرنا بھی ایک قسم کا تعصب ہے۔۔!!

6۔Plus(+)، دیگر مزید اقسام:۔

یہ لفظ دیگر تمام صنفی شناختوں اور جنسی رجحانات کی نشاندہی کرنے کے لئے آتا ہے۔

ا۔Heterosexual/straight، سیدھا:

ایسا فرد جو صنف مخالف کے ساتھ جذباتی لگاؤ اور جنسی کشش محسوس کرتا ہو۔

۲۔Asexual، غیر جنسی:

ایسا فرد، جو مرد اور عورت دونوں میں کشش محسوس نہیں کرتا۔

۳۔ Bi-curios، بائی کیوریس:

ایسا فرد جو جنس مخالف میں ہی کشش محسوس کرتا ہے، لیکن وہ ہم جنسیت کے بارے میں متجسس ہے یا ہم جنسی سے متعلق کوئی تجربہ کرنے پر آمادہ ہو۔

۴۔ Two Spirit، ذو جنسی تصوّر:

ایسا فرد جو اپنی جنسی شناخت سے غیر مطمئن ہو۔ یعنی ایک فرد ہے تو جسمانی اعتبار سے ایک مکمل مرد یا ایک مکمل عورت (Bioligically)، لیکن ذہنی طور پر (Psychologically) اپنے آپ کو مرد کے بجائے عورت محسوس کر رہا ہو یا عورت کے بجائے مرد۔ اس میں وہ شخص صنفِ مخالف کا لباس پہن کر تسکین اور آسودگی محسوس کرتا ہے، اسے ”Cross dressing“ کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی جنسی شناخت تبدیل کرنے کی خواہش نہیں رکھتا۔

۵۔ Non-binary، نون بائنری:

وہ افراد جو خصوصی طور پر مرد یا عورت کے طور پر اپنی شناخت نہیں کرتے ہیں۔ ذہنی طور پر وہ تذبذب کا شکار ہوتے ہیں کہ ہم مرد ہیں یا عورت، حالاں کہ وہ جسمانی اعتبار سے فقط مرد یا عورت ہوتے ہیں۔

۶۔ Cetero-sexual، سیٹرو سیکشوئل:

ایسا شخص جو نون بائنری (non-binary) لوگوں کی طرف جنسی کشش رکھتا ہو۔

۷۔ Gender-fluid، جینڈر فلوئیڈ:

وہ افراد جو اپنی جنس کے بارے میں متضاد ذہن رکھتے ہیں، یعنی کچھ دن انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مرد ہیں، ان دنوں وہ مردانہ حلیہ و کام اختیار کرتے ہیں اور کچھ

ایّام وہ عورت ہونا گمان کرتے ہیں، تو زنانہ حلیہ وافعال سرانجام دیتے ہیں۔

ان کے علاوہ بھی تقریباً ۷۰ سترّ سے زائد اقسام ہیں۔

اوپر دی گئی تفصیل میں جن جن جنسی میلانات کو بیان کیا گیا ہے، انہیں مغرب میں قابل قبول اور قانونی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کچھ ایسے بھی جنسی میلانات ہیں جن کے بارے میں انہیں تسلیم ہے کہ یہ غیر فطری ہیں اور ان کی وجہ نفسیاتی مرض ہے۔

۸۔Pedophilia، پیڈوفیلیا:۔

یعنی کم عمر بچوں کی طرف جنسی میلان۔ اس کو ایک ذہنی مرض تسلیم کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں یہ ایک کریہہ اور غیر قانونی عمل اور میلان سمجھا جاتا ہے اور اس کے قوانین بھی سخت ہوتے ہیں۔

۹۔zoophilia/bestiality، زوفیلیا/بیسٹیالیٹی:

اس سے مراد جانوروں کی طرف جنسی میلان۔ اگرچہ اس کو عمومی طور پر نفسیاتی مرض (Psychological disorder) قرار دیا جاتا ہے، کثیر ممالک میں اس پر قانونی پابندی نہیں ہے۔

۱۰۔Necrophilia، نیکروفیلیا:

وہ فرد جس کا جنسی رجحان مردہ لاشوں کی طرف ہو۔ اس میں انتقامی یا رومانوی یا جنسی ضرورت پوری نہ ہونے کے اسباب زیادہ ہیں۔ سوائے چند ممالک کے، یہ بھی جرم ہے۔

۱۱۔Pan-sexual، کثیر جنسیت:

وہ فرد جس کا جنسی رجحان ہر طرف ہو، یعنی اسے جنسی کشش مرد، عورت، مخنّث،

جانور، مردہ، بچے، وغیرہ، سب میں محسوس ہو۔ یہ بعض صورتوں میں غیر قانونی ہے۔

۱۲۔Incest،اِنسیسٹ:

وہ شخص جس کا جنسی رجحان محرّمات (ماں، بہن، وغیرہ) کی طرف ہو۔

یہ بھی بعض ممالک میں غیر قانونی ہے، اکثر جگہ اجازت ہے۔

ان تمام گروپس کے مجموعے کو بہ طور مخفّف +LGBTQ کہا جاتا ہے۔ ان میں شامل تمام افراد کو ایک جماعت (Community) قرار دیا جاتا ہے۔

ان کے جھنڈے کا رنگ قوس قزح (دھنک/Rainbow) کے مختلف رنگوں والا ہے، جو کثیر اقسام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ہم جنس پرستی / ایل جی بی ٹی کیو پلس LGBTQ+

مختلف ادوار

ہم جنسیت کو عوام میں بھی گندا و گھناؤنا عمل سمجھا جاتا تھا اور ملکوں کے قوانین میں بھی اس پر سخت سزائیں مقرر کی گئی تھیں، اس لیے جو افراد اپنے منحرف روّیوں کی وجہ سے اس میں مبتلا تھے، وہ اس کے اظہار کی ہمّت نہ کر پاتے تھے، لیکن انیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے اس کے حق میں فضا ہموار کی جانے لگی۔ ان کے منحرف جنسی میلانات کو فطری قرار دینے کے لئے، ان کے حق میں تحریکیں چلائی گئیں اور قوانین وضع کیے گئے۔

۱۔ پہلا دور:

سب سے پہلے مرحلے میں اس عمل کے ارتکاب کو قابلِ سزا جرائم کی فہرست سے نکالا گیا۔ چنانچہ بیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں متعدّد مغربی ممالک کے قوانین میں ترمیم کی گئی اور اس عمل پر سزا ساقط کی گئی۔

۲۔ دوسرا دور:

دوسرے مرحلے میں LGBT گروپس نے عوامی سطح پر خود کو منظم کرنا شروع کیا۔ اس کے لیے انھوں نے متعیّن دنوں میں پبلک مقامات پر مظاہرے کیے، جنھیں Pride Parade کا نام دیا گیا اور کانفرنسیں منعقد کیں، جن کے ذریعے اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کی۔ حکومت، فوج، عدلیہ، مقنّنہ اور انتظامیہ، ہر سیکٹر میں ایسے افراد

ظاہر ہوئے، جنھوں نے اپنے ہم جنسیت پر عامل ہونے کا برملا اظہار کیا اور ذرا بھی شرمندگی محسوس نہیں کی۔

پہلے ایسے افراد حکومتی، انتظامی اور فوجی مناصب کے لیے نااہل ہوتے تھے، لیکن ان کی منظّم کوشش اور دباؤ کی بناء پر آہستہ آہستہ ان کے حقوق تسلیم کیے جانے لگے اور انھیں ہر منصب کے لیے اہل قرار دیا گیا۔

۳۔ تیسرا دور:

تیسرے مرحلے میں ”دائمی رفاقت کے قوانین (Partnership Acts)“ منظور کیے گئے اور اجازت دی گئی کہ جس طرح مخالف صنفوں کے افراد (Heterosexuals) رشتہ ازدواج میں منسلک ہوکر ایک جوڑے کی شکل میں رہتے اور مختلف سماجی اور تمدنی حقوق سے بہرہ ور ہوتے ہیں، اسی طرح ہم جنسیت پر عامل افراد بھی پارٹنر کی حیثیت سے خود کو رجسٹرڈ کرا سکتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ملکیت، وراثت، امیگریشن، ٹیکس اور سوشل سیکوریٹی کے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے جوڑوں کو بچوں کو گود لینے (Adoption) کا بھی حق دیا گیا۔

عالمی قانون سازی

ہم جنس پرستوں کی عالمی تنظیم (آئی ایل جی اے)۱۹۷۸ءمیں معرض وجود میں آئی، جس کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں بسنے والے ہم جنس پرستوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔

اب یہ تنظیم ۱۱۰ممالک میں کام کر رہی ہے. آئی ایل جی اے کو۲۰۰۸ءمیں اس وقت شہرت ملی، جب اس کی کوششوں سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پہلی مرتبہ ہم جنس پرستوں کے حقوق کی توثیق کی۔

اعلامیہ کے حق میں ۲۳ووٹ، جبکہ مخالفت میں ۱۹ووٹ پڑے،اس کی حمایت میں امریکہ ، یورپی یونین ، برازیل اور دیگر لاطینی امریکی ممالک نے ووٹ دیا، جبکہ روس ، سعودی عرب ، نائجیریا، پاکستان نے مخالفت کی ، چین اور دیگر ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا تھا۔

آئی ایل جی اے کی رپورٹ کے مطابق جرمنی میں ہم جنس پرستی کو ۱۹٦۸میں قانونی قرار دیا گیا جبکہ یونان میں ۱۹۵۱،امریکہ ۲۰۰۳، آسٹریلیا اور ہنگری ۱۹٦۲، آئس لینڈ ۱۹۴۰، آئرلینڈ ۱۹۹۳، اٹلی ۱۸۹۰، کوسوو ۱۹۹۴، لٹویا ۱۹۹۲، لیتھونیا ۱۹۹۳، لکسمبرگ ۱۷۹۵، برکینا ۲۰۰۴، چاڈ، کانگو، آئیوری کاسٹ، گنی، ۱۹۳۱گبون، گنی بساؤ ۱۹۹۳، مڈاگاسکر، مالی، نائیجر، روانڈا، جنوبی افریقہ۱۹۹۸، کمبوڈیا، چین ۱۹۹۷، مشرقی تیمور ۱۹۷۵، بھارت ۲۰۰۹، انڈونیشیا، اسرائیل ۱۹۸۸، جاپان ۱۸۸۲، اردن ۱۹۵۱،

کازکستان ۱۹۹۸، کرغستان ۱۹۹۸، لاؤس، منگولیا ۱۹۸۷، نیپال ۲۰۰۷، شمالی کوریا، فلپائن، جنوبی کوریا، تائیوان ۱۸۹۶، تاجکستان ۱۹۹۸، تھائی لینڈ ۱۹۵۷، ترکی ۱۸۵۸، ویتنام البانیہ فلسطین ۱۹۹۵، انڈورہ، آرمینیا ۲۰۰۳، آسٹریا ۱۹۷۱، آزربائیجان ۲۰۰۰، بلجیم ۱۷۹۵، بوسنیا ۱۹۹۸، بلغاریہ ۱۹۶۸، کروشیا ۱۹۷۷، سائپرس ۱۹۹۸، چیک ریپبلک ۱۹۶۲، ڈنمارک ۱۹۳۳، اسٹونیا ۱۹۹۲، فن لینڈ ۱۹۷۱، فرانس ۱۷۹۱، جارجیا ۲۰۰۰، میکوڈینیا ۱۹۹۶، مالٹا ۱۹۷۳، مالدیپ ۱۹۹۵، منا کو ۱۷۹۳، مانٹیگرو ۱۹۷۷، نیدر لینڈ ۱۸۱۱، ناروے ۱۹۷۲، پولینڈ ۱۹۳۲، پرتگال ۱۹۸۳، رومانیہ ۱۹۹۶، روس ۱۹۹۳، سان مارنیو ۱۸۶۵، سربیا ۱۹۹۴، سلاوکیہ ۱۹۶۲، سلوانیا ۱۹۷۹، سوئٹزرلینڈ ۱۹۴۲، یوکرائن ۱۹۹۱، برطانیہ ۱۹۲۹، ویٹی کن سٹی ۱۹۲۹، ارجنٹائن ۱۸۸۷، باہاماس ۱۹۹۱، بلوویا ۱۸۳۱، برازیل ۱۸۳۱، کوسٹ ریکا ۱۹۷۱، چلی ۱۹۹۹، کولمبیا ۱۹۸۱، کیوبا ۱۹۷۹، ایکاڈور ۱۹۹۷، سالواڈور، گوئٹے مالا، ہیٹی، ہنڈراس ۱۸۹۹، میکسیکو ۱۸۷۲، نکاراگوا ۲۰۰۸، پاناما ۲۰۰۸، پیراگوئے ۱۸۸۰، پیرو ۱۸۳۶، سورینام ۱۸۶۹، اوگرائے ۱۹۳۴، ویزویلا، فیجی ۲۰۱۰، مارشل آئی لینڈ ۲۰۰۵، نیوزی لینڈ ۱۹۸۶ میں ہم جنس پرستی کو قانونی قرار دے دیا گیا تھا۔

عالمی سرگرمیاں

ورلڈپرائیڈآرگنائزیشن/WorldPrideOrganization:

ورلڈ پرائیڈ، ایک عالمی میلہ منعقد کرتی ہے جس میں پریڈ، تہواروں اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے، بین الاقوامی سطح پر ہم جنس پرستی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ میزبان شہروں کا انتخاب (انٹر پرائیڈ، پرائیڈ کوآرڈینیٹرز کی ایک) بین الاقوامی انجمن، اپنی جنرل میٹنگ میں کرتا ہے۔

ورلڈ پرائیڈ کی تقریبات ان کے سب سے بڑے LGBTQ پرائیڈ ایونٹ ہوتے ہیں۔

۲۰۰۰ء افتتاحی ورلڈ پرائیڈ کا انعقاد روم میں ہوا تھا، ڈھائی لاکھ تعداد۔

۲۰۰۶ء میں یروشیلم، 51 اکاون ممالک نے اس میں حصّہ لیا۔

۲۰۱۲ء میں لندن نے میزبانی کی۔

۲۰۱۴ء کینیڈا کے دار الخلافہ ٹورنٹو میں دس لاکھ کا اجتماع، اسّی (۸۰) لاکھ ڈالر کا چندہ جمع کیا۔

۲۰۱۷ء اسپین میں منعقد میلے کے بنیادی نعروں میں یہ شامل تھا:

The event's slogan was "Whoever you love, Madrid "lovesyou!"

"آپ جس کسی سے بھی پیار کریں، میڈرڈ (اسپین کا دار الخلافہ) آپ سے پیار کرتا ہے" یعنی خوش آمدید کہتا ہے۔

۲۰۱۹ء نیویارک، امریکہ، پچاس لاکھ حاضرین۔

۲۰۲۱ء میں تاریخ میں پہلی بار، ورلڈ پرائیڈ دو ممالک کے دو شہروں میں منعقد کیا گیا، کوپن ہیگن، ڈنمارک کا دارالحکومت، اور سویڈن کے ہمسایہ شہر مالمو۔ افراد کی کثرت، شرکاء کی آسانی اور کرونا کی احتیاطی تدابیر کی بناء پر ورلڈ پرائیڈ کی میزبانی کوپن ہیگن پرائیڈ نے کی تھی، جس میں مالمو پرائیڈ بطور پارٹنر تھا۔ دونوں شہر تیس منٹ کے سفر کے فاصلے پر ہیں۔

۲۰۲۳ء میں یہ میلہ دنیا کے پہلے نمبر کے شہر سڈنی، آسٹریلیا میں ہو گا۔

اس کے علاوہ کثیر ممالک میں سالانہ پرائیڈ مارچ، مختلف ناموں کا عنوان دے کر، باقاعدگی و دھوم دھام سے ہوتا ہے۔

یوروگیمز (Euro Games):

ہر چار سال کے بعد یورپی ممالک میں کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں، جس میں LGBT کی جماعت ہی کھیل کا حصّہ بن سکتی ہے۔

کوئیر فلم فیسٹیول (Queer Film Festival):

انڈیا، کوریا، جاپان، اسپین، اسرائیل، انڈونیشیا، چائنا، فلپائن، تھائی لینڈ، وغیرہ، میں سالانہ ہم جنس پرستی کا فلمی میلہ لگتا ہے، جس کی نمائش پر کسی قسم کی پابندی نہیں، البتہ فلم کی کہانی کے لئے شرط ہے کہ، اس میں ہم جنس پرستی بنیادی موضوع ہو۔

نیدر لینڈ/ہالینڈ:

وہ پہلا ملک جس نے ہم جنس پرستی کو قابلِ سزا جرم کی فہرست سے نکال دیا، یہ سب سے زیادہ آزاد خیال ممالک میں سے ایک ہے، ۹۰٪ سے زیادہ ڈچ لوگ ہم

جنس شادی کی حمایت کرتے ہیں۔

ایمسٹرڈیم کو دنیا کے LGBT دوستانہ شہروں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے، خاص طور پر LGBT کمیونٹی سے متعلق اپنی بہت سی رہائشوں کے لیے مشہور ہے، جس میں بارز، باتھ ہاؤسز، ہوٹلوں، اور مقامات کے ساتھ ساتھ پنک پوائنٹ، جو LGBT دوستانہ معلومات اور تحائف فراہم کرتا ہے۔

قومی ہوموموںنمنٹ، جو ۱۹۸۷ء میں مکمل ہوا تھا اور یہ دنیا کی پہلی یادگار تھی، جو اُن ہم جنس پرستوں کی یاد میں منائی گئی، جنہیں دوسری جنگ عظیم کے دوران ستایا گیا تھا اور ہلاک کیا گیا تھا۔

ترکی فلم "Zenne Dane" میں ہم جنس پرستی سے متعلق ایک حقیقی واقعے کو موضوع بنایا گیا، اس فلم نے پانچ ایوارڈ جیتے، دس لاکھ ڈالر کی لاگت سے تیار کی گئی اس فلم کی مالی معاونت "ہالینڈ" کے سفارت خانے نے کی۔

بیلجیئم:

بیلجیئم ایک چھوٹا ملک ہے، لیکن ہم جنس پرستوں کے قانونی حقوق کی توسیع میں دنیا سے آگے نکل گیا ہے، بیلجیم دنیا کا دوسرا ملک ہے (ہالینڈ کے بعد) جس نے ہم جنس جوڑوں کے لئے شادی کو قانونی حیثیت دی۔

بیلجیئم کی ہم جنس پرستوں کی تحریک نے، ہم جنس پرستوں کی آبادی کی آزادی، قبولیت اور حقوق کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔ ہم جنس پرستوں کی تحریک بالآخر بیلجیم کی سب سے کامیاب سماجی تحریکوں میں سے ایک بن گئی۔

برازیل:

۲۰۰۶ء، برازیل کے شہر ساؤپاؤلو میں ہم جنس پرستوں کا ایک وسیع جلوس نکالا گیا جس میں بعض اندازوں کے مطابق تقریباً بیس لاکھ افراد نے حصہ لیا، ہم جنس پرستوں کا مطالبہ تھا کہ ”انہیں آپس میں شادی کا قانونی حق دیا جائے“۔

سنگاپور:

سنگاپور کا معاشرہ عام طور پر قدامت پسند سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود، پنک ڈاٹ جیسے LGBT ایونٹس ۲۰۰۹ سے ہر سال ہوتے ہیں، جس میں حاضری بڑھ رہی ہے۔

۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۹ء تک سنگاپور میں مئی، جون یا جولائی میں ہفتہ کے دن اسپیکرز کارنر میں یہ منعقد ہوتا ہے۔ PinkDot SG سنگاپور میں (LGBT) کمیونٹی کی حمایت میں ہوتا ہے، پنک ڈاٹ ایونٹس کے شرکاء محبت کی آزادی کی حمایت ظاہر کرنے کے لیے، ایک ”پنک ڈاٹ“ بنانے کے لیے جمع ہوتے ہیں، اس کے علاوہ سرِ عام بہت کچھ ہوتا ہے۔

دیگر پنک ڈاٹ ایونٹس سنگاپور کے کئی دوسرے شہروں میں بھی ہوئے، تاکہ سنگاپور ”ایونٹ پنک ڈاٹ ایس جی“ کے نام سے مشہور ہو۔

برطانیہ:

برطانیہ میں اپنی نوعیت کے پہلے مقدمے کی سماعت بھی جاری ہے کہ، جس میں تین مسلمانوں کو ہم جنس پرستی کے خلاف نفرت پھیلانے کا مجرم قرار دیا گیا ہے، ان افراد پر الزام تھا کہ انہوں نے ایسا تحریری مواد تقسیم کیا ہے، جس میں معاشرے کو ہم جنس پرست خواتین اور مردوں سے چھٹکارا دلوانے کے لیے سزائے موت دی

جانے کی تجویز دی گئی ہے۔

برطانیہ میں اس قانون سے "استفادہ "کرنے کیلیئے رجسٹریشن کرانے والے جوڑوں کی تعداد پچاس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

امریکہ:

نیویارک ، کورٹ جج ڈورس لنگ کوہن نے اپنے فیصلے میں ہم جنس پرستوں کو شادی کا لائسنس جاری کرنے کا حکم دیا ہے ،اپنے فیصلے میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم جنس پرست بھی برابر کے بنیادی حقوق کے حامل، امریکی باشندے ہیں اور ان کو تمام قانونی اور معاشرتی حقوق حاصل ہیں۔

۱۹۷۰ء سے اب تک ، نیویارک شہر میں پرائیڈ مارچ منعقد ہوتا ہے ، جس میں لاکھوں افراد ہوتے ہیں۔

۲۰۱۵ء میں اکیس لاکھ، اور ۲۰۱۶ء میں چھبیس لاکھ، ۲۰۱۸ ء میں تیس لاکھ، ۲۰۱۹ء میں پچاس لاکھ افراد شریک تھے۔

کینیڈا:

2003ء کینیڈا کی پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے، تقریبًا ۸۰ / فیصد اراکین کی متفقہ رائے سے، ملک بھر میں ہم جنس شادیوں کی اجازت کی منظوری دیدی۔

اگست ۱۹۷۱ میں، ہم جنس پرستوں کے حقوق کے لیے پہلا احتجاج اوٹاوا اور وینکوور میں چھوٹے مظاہروں کے ساتھ ہوا،جس میں ہم جنس پرستوں اور ہم جنس پرستوں کے خلاف ریاستی امتیاز کی تمام اقسام کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا۔ 2019ء میں سترہ لاکھ افراد نے اس مظاہرے میں شرکت کی۔

پولینڈ:

پولینڈ میں LGBT تحریک کا سب سے بڑا اجتماع ۲۰۰۱ء کے بعد سے ہر سال وارسا (Warsaw) میں منعقد ہونے والی مساوات پریڈ (equalityparade) ہے، جس میں حالیہ تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔

اگست ۲۰۱۹ میں، LGBT کمیونٹی کے اراکین نے بتایا کہ وہ پولینڈ میں غیر محفوظ ہیں۔ آل آؤٹ تنظیم نے حملوں کے سدِّباب کے لئے مہم شروع کی، صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے دھرنے دیئے، ساتھ ہی دیگر یورپی ممالک نے بائیکاٹ کی دھمکی دی۔

اپریل ۲۰۲۰ء میں کورونا وائرس (وبائی مرض) کے دوران، متعدّد LGBT کارکنوں نے "LGBT فری زوننگ" کے براہ راست احتجاج کے طور پر مقامی حکومتی علاقوں میں Rainbow colour کے چہرے کے ماسک دینا شروع کر دیئے، عالمی دباؤ کے نتیجے میں یہاں بھی انہیں کامیابی ملی۔

انڈیا:

۲۰۰۰ء میں اقوام متحدہ (United Nations Organization) کی جانب سے حکومتِ ہند سے ہم جنس پرستی کے قوانین کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا، **وجہ بھی بہت خوب ہے، تاکہ HIV/AIDS کے خلاف لڑنے میں آسانی ہو۔** (یادرہے کہ اقوامِ متحدہ درحقیقت فری میسن کا ہی نیا روپ ہے۔)

دسمبر ۲۰۰۲ء میں عرضی داخل کی گئی، کورٹ نے ۲۰۰۴ء میں اس عرضی کو خارج کر دیا، وقتاً فوقتاً یہ سلسلہ چلتا رہا۔

دوسری جانب، اشرافیہ کا دباؤ اور اس پر رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے تدابیر اختیار کی جاتی رہیں۔ تیسری طرف ملک کے بڑے شہروں، مثلاً: دہلی، بنگلور، کلکتہ، چنّائے، ممبئ وغیرہ، میں Gay Pride Parade کے نام سے ہم جنسیت کے حامی افراد کے مظاہرے کرائے گئے۔ بالآخر ۲/ جولائی ۲۰۰۹ء میں دہلی ہائی کورٹ نے ہم جنسیت کو قانونی جواز فراہم کر دیا۔

پاکستان:

پاکستان میں امریکی سفارت کار ہم جنس پرستی کو فروغ دے رہے ہیں، امریکی سفارتخانے کے "چارج ڈی افیئرز" اور سینئر سفارت کار "رچرڈ ہوگ لینڈ" پاکستانی ہم جنس پرستوں کو یکجا کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ابھی کچھ عرصہ قبل (۲۶ جون ۲۰۱۱) امریکی سفارتخانے میں ہم جنس پرستوں کا ایک اجتماع امریکی تنظیم "گے اینڈ لزبین فارن افیئرز ایجنسی" کے تعاون اور اشتراک سے ہوا تھا، جس میں امریکی ہم جنس پرستوں کے علاوہ پاکستانی ہم جنس پرستوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اس اجتماع میں امریکی سفارتکاروں نے پاکستانی ہم جنس پرستوں کو یقین دلایا کہ:

"وہ کسی بھی حالت میں، انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔"

● قصوری فیملی کی **"بیکن ہاؤس سکول"**، جس کی مخالفِ مذہب، مخالفِ پاکستان اور دیگر مذموم کارناموں کی کہانیاں اکثر منظرِ عام پر آتی رہتی ہیں۔

جس میں حیض یعنی پیریڈز۔۔ یا۔۔ مینسٹر ویشن کا موضوع، جنسی تعلیم اور ہم جنس پرستی کا موضوع شامل ہے۔

لیکن قصوری فیملی کے لیے یہ اس لیے معیوب نہیں؛ کیوں کہ وہ پاکستان میں امریکی گیز اینڈ لیز بیئنس ان فارن افیئرز ایجنسیز (جی ایل آئی ایف اے اے) کے سرکردہ رکن ہیں۔

امریکی سفیر کیمرون منٹر اور خورشید قصوری خاندان کی دوستی کافی گہری رہی ہے اور امریکی سفیر اقراری ہم جنس پرست بھی ہے۔

امریکی سفارت خانے کے زیرِ سایہ ہم جنس پرستی کے موضوع پر کانفرنس میں "**فوزیہ قصوری**" صرف شریک نہیں ہوئی بلکہ اس اجتماع کی روحِ رواں رہیں۔

ہم جنس پرستوں کیلیئے ان کی ہمدردی، یہیں رکی نہیں، بلکہ اگلے برس جولائی ۲۰۱۲ میں اسی فوزیہ قصوری نے اپنے آقاؤں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پہلے "بیکن ہاؤس سکول" اسلام آباد مرکزی شاخ میں، رمضان المبارک کی ستائیسویں شب، موسیقی اور رقص کا پروگرام منعقد کیا اور پھر ہم جنس پرستوں کا اجتماع بلا کر، اپنی بے شرمی کا واضح ثبوت دیا۔

- خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ۲۰۱۸ میں ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ایکٹ کی منظوری کے بعد سے جنس تبدیلی کی درخواستوں کی یہ ایک بڑی تعداد سامنے آئی ہے۔

گذشتہ تین سالوں میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو اپنے ریکارڈز میں جنس تبدیلی کی ۲۸۷۲۳ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

ان میں سب سے زیادہ ۱۶۵۳۰ درخواستیں، مرد سے عورت میں تبدیل

کرنے اور ۱۵۱۵۴ درخواستیں، خاتون سے مرد میں تبدیل کرنے کی تھیں۔

اسی طرح مرد سے ٹرانس جینڈر بننے کے لیے نو(۹) درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ عورت سے ٹرانس جینڈر بننے کے لیے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

البتہ ٹرانس جینڈر سے مرد بننے کے لیے ۲۱ درخواستیں اور ٹرانس جینڈر سے عورت بننے کے لیے نو(۹) درخواستیں جمع کروائی گئیں۔

● اس کارِ بد کو پاکستان میں فروغ دینے کے لئے حالیہ اطلاع کے مطابق چند بڑے سنٹرز قائم ہو چکے ہیں۔

جہاں چھوٹی عمر کے بچے دستیاب ہوتے ہیں، پولیس، ٹرک ڈرائیورز، دوسرے شہروں سے آنے والے تاجر اور عیاش زمین دار، اِن سے براہِ راست رابطہ کرتے ہیں، جب کہ شہری اور امیر تاجر، انٹرنیٹ پر رابطہ کرتے ہیں اور ہوٹلوں میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی ہر شہر میں اس قسم کے کام ہو رہے ہیں، البتہ فی الحال معاشرے میں اسے ایک برائی ہی سمجھا جاتا ہے۔ جدید قسم کی ہم جنس پرستی کا اثراب تک پاکستان میں اجتماعی طور پر بہت کم ہے۔

● حال ہی میں (۲۷ مارچ ۲۰۲۲) یہ خبر گردش کر رہی تھی کہ ، جامعہ کراچی (University of Karachi) کے معروف ادارے ”آئی - بی - اے (Institute of Business Administration)“ میں ہم جنس پرستوں کی محفل کا انعقاد کیا گیا، جس میں نیم برہنہ لباس میں رقص و سرور ہوا، پھر ہم جنس پرستی کے فروغ پر بدنامِ زمانہ مخنّث ”ڈاکٹر معیز“ نے گفتگو کی، جس میں اُن خواتین و حضرات کو دادِ تحسین پیش کی جو اس کام کو پھیلا رہے ہیں۔

جنسی بے اعتدالیاں اور درندگی

پہلے جنسی مباشرت کرنا، صرف اپنی شہوت پوری کرنے اور بچے حاصل کرنے کا ذریعہ تھا، جبکہ آج کل یہ لطف کا سامان بن چکا ہے، پھر مغرب کی گندی ذہنیت نے اس معاملے میں غلاظت کا ڈھیر لگا دیا ہے۔

درج ذیل باتیں اسی گھٹیا پن کی تصویر ہیں، اس کے نقصانات کتاب کے آخر میں موجود ہیں، البتہ ایک پاکیزہ طبیعت کو اس سے ضرور گھن آئے گی، یقیناً آنی بھی چاہئے؛ کیوں کہ ایسے گھناؤنے کام کا فقط تصور کرنا ہی انتہائی تکلیف دہ ہے۔

ا۔ مقعد میں مباشرت (AnalIntercourse):

عضو تناسل کو مقعد میں داخل کرنا، ہم جنس پرستی میں یہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے، لیزبین عورتیں مصنوعی عضو تناسل (Dildo/Vibrator) سے یہ فعل کرتی ہیں، فطرت کے خلاف ہونے کے باعث اس کے سنگین نتائج آتے ہیں، جو آگے بیان کئے جائیں گے۔

اس کا رجحان (شوہروں کا اپنی بیویوں کے ساتھ مقعد میں جماع کرنا) اب مسلم معاشرے میں عام ہو چکا ہے، اگر مردوں کو منع کیا جائے تو وہ طلاق دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، لیکن اس گندے فعل کو ترک نہیں کرتے۔

۲۔مباشرت دہنی(Fellatio/Oral Intercourse):

دو مردوں کا آپس میں ایک دوسرے کے عضو تناسل کو چومنا، چاٹنا، چوسنا،اسی طرح دو عورتوں کا معاملہ، انہیں "کنی لنگس(Cunnilingus)" کہتے ہیں، فاعل عورت کو "بچ(Butch)" اور مفعول عورت کو "فیمی(Femme)" کہا جاتا ہے۔

اسی طرح مرد اور عورت کا یہ معاملہ، یہ مرض بھی(میاں،بیوی کے درمیان)مسلم معاشرے میں آہستہ آہستہ عام ہورہا ہے۔

۳۔مشت زنی(Masturbation):

دو مرد۔۔یا۔۔دو عورتیں آپس میں شرمگاہوں کو پکڑ۔۔یا۔۔مسل کر، اخراجِ مادّہٗ منویہ کریں۔

۴۔پیشاب پینا(Piss Drinking):

پستی کا عالم یہ ہے کہ، پیشاب سے بھی جنسی طور پر بیدار ہوتے ہیں، جس میں ان کا اپنا۔۔یا۔۔دوسرے لوگوں کا پیشاب پینا شامل ہو سکتا ہے۔

بسا اوقات ایک دوسرے کے جسم و چہرے پر پیشاب کرنا بھی پایا جاتا ہے۔

۵۔پاخانہ کھانا(Skate Eating/Coprophagia):

کوپروفیگیا کو انسانوں میں، ۱۹ویں صدی کے اواخر سے دماغی بیماری اور غیر روایتی جنسی عمل بیان کیا جاتا رہا ہے۔

البتہ اب مغرب کی رائے میں پاخانہ کھانے سے بھی پارٹنر کی طرف جنسی ہیجان بڑھتا ہے۔

۶۔منی نِگلنا(Sperm Swallowing):

جنسی عمل کی انتہاء اخراجِ منی پر ہوتی ہے، اس میں جدّت لاتے ہوئے منی کا اخراج منہ پر کیا جاتا ہے اور پھر منی کو چاٹتے ہوئے نگل لیا جاتا ہے۔

۷۔اشیاء پرستی(Fetishism):

اپنے محبوب کی استعمال شدہ اشیاء سے جنسی لذّت حاصل کرنا، مثلاً: قمیص، رومال، کنگھی، پین، وغیرہ۔اکثر اوقات وہ ان چیزوں کو چومتے، چاٹتے اور اعضائے جنسی سے رگڑتے رگڑتے انزال کرتے ہیں۔

۸۔ایذاء رسانی(Sadism):

اس کا مطلب ہے کہ اپنے جنسی ساتھی کو سخت اذیّت دے کر اور وحشی پن اختیار کر کے لطف اٹھانا، اس میں زنجیروں سے باندھنا، کوڑے مارنا، نوکیلی اشیاء سے زخم لگانا، وحشی جانور چھوڑنا، وغیرہ۔

۹۔ایذاء طلبی(Masochism):

جنسی عمل کے دوران، اپنے ساتھی سے سخت اذیّت جھیل کر لطف اندوز ہونا، گزشتہ مثالوں کے علاوہ، اس میں خود کو اپنے محبوب کے ہاتھوں ذلیل ہونے اور اس کے جانور بننے کی تمنّا بھی شامل ہے؛ لٰہذا جسم پر کتّے کی طرح پٹّے ۔۔یا۔۔ گھوڑے کی طرح لگامیں ڈال کر، اپنے آپ کو اذیّت کے لئے پیش کرنا۔

ہم جنسیت کی وجوہات

جنسی خواہش کی تکمیل عام طور پہ کچھ ضابطوں میں پابند ہے، جب ان شرائط کی تکمیل زیادہ تر لوگ نہیں کر پاتے تو اپنے اردگرد موجود آسان ذرائع کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں، درج ذیل سطور میں کچھ وجوہات کو اجمالا بیان کرتے ہیں، تاکہ اسباب کو جان کر اس کی روک تھام کے اقدامات کی طرف بھی توجہ مبذول ہو:

ا۔شادی میں تاخیر:

انسانی فطرت کے تقاضوں کو صحیح سمت کی جانب پھیرا جاسکتا ہے، شہروں میں مردوں کے کمانے کی دھن اور عورتوں کو اپنا کیریئر بنانے کی جستجو، تقریبًا تیس سال کی عمر تک بغیر شادی کے رکھتی ہے، پھر مزید یہ کہ شادی کی مہنگی رسومات نے بھی نکاح کو آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ کو سر کرنے کے مترادف کر دیا ہے۔

۲۔شہوت ابھارنے کے ذرائع:

فطرت انسانی میں لالچ کا عنصر عیاں ہے، اور وہ ہمیشہ خوب سے خوب تر چاہتا ہے، یہی معاملہ جنسی لذت کا بھی ہے، اشتہارات، پرنٹ میڈیا، الیکٹرنک میڈیا اور سوشل میڈیا پر مختلف انداز میں بے حیائی پھیلانے اور شہوت بھڑکانے کے نت نئے انداز موجود ہیں لیکن اس کو ختم کرنے کے جائز ذرائع تقریبا مفقود ہیں۔

۳۔نامناسب لباس:

ایک اسلامی ملک اور ایک اسلامی آئین ہونے کے ناطے، لباس میں اسلامی نقطۂ نظر کو لحاظ رکھنا ضروری ہے، کہ لباس نہ مختصر ہو، نہ چست ہو اور نہ باریک ہو، غیروں

کی تہذیب کو اپنانے کا جنون اور اندھی تقلید نے اگرچہ لباس کو فی الحال بالکل ختم تو نہیں کیا، البتہ یکسر تبدیل کر دیا ہے، جسکی کی بنا پر درندے، بلا روک ٹوک، کھلے عام پائے جا نے والے گوشت کو نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

۴۔ منشیات:

نشہ آور اشیاء سراسر نقصان دہ ہیں، اور اس کے فساد پر قدیم اور جدید تمام عقلاء کا اتفاق ہے اور طبی نقطۂ نظر سے بھی صحت کیلئے سخت مضر ہے، اور جب عقل مغلوب ہو جائے تو انسانیت اور حیوانیت میں کوئی فرق نہیں رہتا، چنانچہ منشیات کا عادی جنسی جرائم میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

۵۔ فکر معاش:

خاندانی ذمہ داریوں کی بناء پر، اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر، ہجرت کرنے والے افراد چاہے شادی شدہ ہوں۔۔یا۔۔ غیر شادی شدہ، وہ اپنی جنسی ضرورت کی تکمیل مختلف طریقوں سے کرتے ہیں، جس میں مشت زنی، زنا اور لواطت وغیرہ شامل ہیں، ان حضرات کا اپنے گھر والوں سے دور رہنا (ان کے اپنے لئے بھی اور گھر میں موجود عورت کے لئے بھی) ایک سنگین مسئلہ ہے۔

۶۔ انتقام لینا:

بذات خود بچپن میں جنسی درندگی کا شکار ہونے والے افراد بھی ہم جنس پرستی میں انتقامی جذبات کے ساتھ ملوث ہوتے ہیں، یعنی اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ دوسروں سے لیتے ہیں۔

۷۔ بچپن کی لت:

بذات خود بچپن میں جنسی درندگی کا شکار ہونے والے افراد بھی ہم جنس پرستی میں شوقیہ ملوّث ہوتے ہیں ، بس فرق یہ ہوتا ہے کہ پہلے وہ صرف مفعول تھے ، لیکن اب فاعل و مفعول دونوں ہیں۔

۸۔ فحش فلمیں:

جنسی بے راہ روی کی سب سے بڑی وجہ فحش فلموں تک باآسانی رسائی بھی ہے۔

سب جانتے ہیں کے پورنوگرافک چینلز کی تعداد بہت زیادہ ہے، جب بچہ میڈیا پر یہ سب دیکھے گا تو وہی کرنے کا بھی دل کرے گا، جیسے: بچے کرکٹ دیکھ کر کرکٹر بننے کی ضد کرتے ہیں، فٹبال دیکھ کر فٹبال کھیلنے کا دل کرتا ہے، رات کو جو فلم دیکھتے ہیں، صبح اٹھ کر خود کو اسی فلم کا ہیرو، ہیروئین سمجھنے لگتے ہیں۔

یہی عمر عادتیں بناتی اور بگاڑتی ہے، اس عمر میں بھٹکنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، جب ان چیزوں پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی تو بھیانک نتائج آئیں گے۔

(Porn Movies) فحش فلمیں، جنسی تسکین کے نت نئے طریقوں کی طرف راغب کرتی ہیں، بلکہ اس کا انسان پر ایسا بدترین اثر ہوتا ہے کہ بچے تو پھر بھی بچے ہیں، یہ مرد اور عورت اور میاں بیوی کے رشتوں کو بھی تباہ کردیتا ہے۔

https://humandefense.com/the-effect-of pornography -on-families/

۹۔ نفرت:

● **امتیازی سلوک:** بچپن میں گھر کے بڑوں کا گھر کی عورتوں سے برا سلوک۔۔ یا

۔۔امتیازی سلوک، بچیوں کے ذہن میں مرد ذات کے لیے نفرت پیدا کر دیتا ہے۔

اسی طرح بڑوں کا مردوں کے ساتھ امتیازی سلوک، کام کاج کی جلدی ذمّہ داری، پیسہ کمانے کی مشین سمجھنا، پھر گھر کی عورتوں کا اس پیسے سے فضول خرچیاں کرنا، لڑکوں کے ذہن میں عورت ذات کے لئے برائی ڈالتا ہے۔

● **فیمینزم:** اس آگ کو مزید بھڑکاتا ہے، نتیجتاً لڑکی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتی ہے کہ، "ہر جگہ مرد کو زیادہ حق ملتے ہیں" پھر مرد ذات سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے اور جیلیسی کی بنیاد پر وہ لڑکیوں کو ہی پسند کرنے لگتی ہے۔

اسی طرح (فیمینسٹ سوچ کے حامیوں کا) لڑکوں کے ساتھ امتیازی سلوک، کامل صلاحیت اور سخت محنت و مشقت کے باوجود نوکری نہ ملنا بلکہ اس جگہ نا اہل عورت کو صرف عورت ہونے کی بناء پر نوکری مل جانا، ہر جگہ عورت کو آگے لانا، صرف عورت کو ہی مظلوم سمجھنا، برائی کا ذمّہ دار صرف مرد کو ہی ٹھہرانا، وغیرہ، لڑکوں کے ذہن میں عورت ذات کے لئے دشمنی ڈال دیتا ہے، پھر ان کی عورتوں سے بے رغبتی ہم جنس پرستی کی طرف رفتہ رفتہ لے جاتی ہے۔

● **محبت میں ناکامی:** کم عمری کی محبتیں اور ان میں دھوکے کی وجہ سے بھی آپس میں نفرتیں پروان چڑھتی ہیں۔

● **شادی میں ناکامی:** شوہر اور بیوی کے درمیان شادی کے بعد ظلم، ناانصافی، بدکلامی اور بدکرداری کا پایا جانا بسا اوقات اس رشتہ کو توڑ دیتا ہے اور آپس میں نفرتوں کے بیج بو دیتا ہے پھر وہ نکاح سے نفرت کرتے ہیں اور خواہشات کی تکمیل کے لیے غلط رخ اختیار کرتے ہیں۔

۱۰۔مذہب سے دوری:

مذہب سے دوری کی وجہ سے مرد کا مرد سے پردہ، عورت کا عورت سے پردہ اور دیگر احکامات کا علم نہ ہونے کی بناء پر، اک دوجے کے سامنے کپڑے وغیرہ بدلنا، اپنے دوست یا سہیلی سے ہر طرح کی باتیں شئیر کرنا، ایک بستر پر سونا، وغیرہ، بھی مائل کرتا ہے۔

۱۱۔پرائیویسی:

ہائی سوسائیٹی میں ہر بچے کا کمرہ الگ ہوتا ہے، جس میں اس کا ذاتی موبائل، لیپ ٹاپ، ٹی وی ، وغیرہ کی سہولت میسر ہوتی ہے، کمرہ میں آنے کے بعد اندر سے کمرہ لاک کرنا، اس کا بنیادی حق سمجھا جاتا ہے، اس کے کمرے میں اس کی اجازت کے بغیر داخل ہونا اس کی پرائیویسی کو ڈسٹرب کرن اورا انتہائی غیر اخلاقی حرکت سمجھا جاتا ہے۔

اس کی مرضی ہوتی ہے وہ چاہے جیسے بھی دوست ہوں (لڑکا یا لڑکی) ، ان کو اپنے کمرے میں لے جاکر دروازے پر ڈونا ٹ ڈسٹرب (DonotDisturb) کا بورڈ لگا کر اندر جو چاہے کرتا پھرے۔

ایسے گھروں میں اکثر gay , lesbian, homosexual, bisexual, tri sexual پروان چڑھتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کے یہ پیدائشی ایسے تھے۔

۱۱۔محافظ اداروں کی نااہلی:

نظام کی درستی کیلئے سختی اور حفاظت ضروری ہے، مثلا: حادثات سے بچنے کیلئے تیز رفتاری پر پابندی اور ہیلمٹ پر سختی کی جاتی ہے ، محافظ اداروں کی سستی اور رشوت خوری بھی جنسی بے راہ روی کا اہم سبب ہے اور جب محافظ ہی مجرم بن جائیں تو سیلاب کا بند ٹوٹ جاتا ہے، پھر شہر کو ڈوبنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ہم جنسیت کے دلائل مع جوابات

ہم جنسیت کی حمایت کے سلسلے میں جدید نظریات کے کچھ نکات ہیں ،جسے وہ دلائل سمجھتے ہیں اور اسے بنیاد بنا کر ہم جنسیت کو جائز قرار دیتے ہیں۔

ا۔باہمی رضامندی(Mutual Consent):

یعنی دو افراد باہمی رضامندی سے ایک دوسرے سے جس طرح بھی جنسی تعلق قائم کریں، کسی دوسرے کو اس میں مداخلت کی اجازت نہیں۔

جواب:

یہ دلیل بکثرت دی جاتی ہے، یوں سمجھیں کہ مغربیت کی آدھی بنیاد اسی پر قائم ہے، باہمی رضامندی کا یہ تصور قابلِ قبول نہیں ہے، بلکہ اسے سماجی نظم و ضبط کی کسوٹی پر تولا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اس کی وجہ سے نظامِ تمدن میں خلل تو نہیں پیدا ہو رہا ؟اور سماج کا شیرازہ تو منتشر نہیں ہو رہا؟

یقیناً یہ زہرِ قاتل ہے ،جیسے: رشوت کا لین دین، دو افراد کی باہمی رضامندی سے بھی ہوتا ہے، لیکن اسے جرم سمجھا جاتا ہے اور پکڑے جانے پر سخت سزا دی جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اسے اس کی اجازت دی جائے تو، بے ایمانی اور حقوق کی پامالی عام ہونے لگے گی اور پورا سماج فتنہ و فساد سے بھر جائے گا۔

اسی طرح باہمی رضامندی سے قتل کرنا منع ہے،اس پر سخت سزا بھی مقرر ہے، دیگر سماجی برائیوں کو اسی پر قیاس کر لیں۔

نتیجتاً کسی برائی کو قانونی جواز فراہم کرنے کے لئے، یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ، اسے دو افراد نے باہمی رضامندی سے انجام دیا ہے۔

۲۔قدیم روایت:

تاریخی طور پر ہمیشہ سے انسانوں میں ہم جنس پسندی موجود رہی ہے، لیکن مذاہب اور خاص طور پر دین سماوی (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) نے ان پر غیر ضروری پابندیاں لگوائیں۔

اگر مذاہب عالم نے اس کی راہ میں رکاوٹ نہ لگائی ہوتی تو اب تک سارے عالم میں اس طرح کی جنسیت کے بارے میں کوئی نفرت نہیں ہوتی۔

جواب:

● یہ دلیل بھی تاریخی نوعیّت سے درست نہیں؛کیوں کہ جس گھناؤنی ہم جنس پرستی کی مغرب حمایت کرتا ہے، وہ کسی بھی قدیم روایت سے ثابت نہیں، اگر کچھ ثابت ہے تو وہ صرف پیڈوفیلیا (یعنی کم عمر بچوں کی طرف جنسی میلان) ہے، جسے مغرب میں بھی فی الحال ناپسند کیا جاتا ہے۔

سوائے چند یونانی اور رومی فلسفیوں کے ،قدیم زمانے میں بھی ہر کوئی اسے قبیح کام ہی سمجھتا تھا، جبکہ غلاظت کا ڈھیر (مغرب) توآج اس مکروہ کام کے فروغ کے لئے اپنی پوری طاقت لگا رہا ہے۔

● گزشتہ اقوام کی کثیر ایسی عادات تھیں ، جسے آج ظلم ،ناانصافی، جہالت ، وغیرہ، کے عنوان دے کر جڑ سے ختم کردیا گیا ہے،

مثلاً: کنواری لڑکیوں کو (بتوں، طوفانوں اور سمندروں کی خوشنودی ۔۔ یا ۔۔

نقصان سے بچنے کے لئے) سمندر کی نذر یا زندہ دفن کردیا جاتا تھا۔

جب قدیم روایات کو آپ بطورِ دلیل پیش کررہے ہیں، تو کیا بے قصور، ننھی پریوں کو زندہ درگور کردیں؟؟!!

۳۔ جانوروں میں رجحان:

جانور اپنی فطرت سے بندھے رہتے ہیں اور تجسس، مہم جوئی اور ایجاد پسندی کی صلاحیت نہیں رکھتے، پھر بھی بعض جانوروں میں ہم جنسیت پائی جاتی ہے،

جیسے: پینگوئن، چمپینزی اور ڈولفن۔

کچھ جانور تو انسانوں کی طرح زندگی بھر اس فعل کے عادی رہتے ہیں، بلکہ بسا اوقات دیگر انواعِ حیوانی کی جانب بھی جنسی میلان دیکھا گیا ہے؛ اس لئے ہم جنسیت ایک فطری رجحان ہے، انسان میں اس کا ہونا غیر فطری نہیں ہے۔

اس کی مزید تحقیق کے لئے "BruceBagemihl" کی رپورٹ پڑھیں۔

جواب:

یہ بات بھی کئی وجوہات کی بناء پر باطل ہے؛

اوّل: تمام جانوروں میں ایسا نہیں ہوتا۔

دوسرا: یہ کہ جانوروں میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جو انسانوں کے ہاں غلط سمجھے جاتے ہیں، مثلاً: کچھ جانور اپنا ہی پیشاب پی لیتے ہیں، جیسے: بکروں کی ایک خاص قسم اپنا پیشاب پیتی ہے، خنزیر اپنا فضلہ (پاخانہ) خود کھالیتا ہے، کچھ جانور اپنے انڈے تک کھالیتے ہیں، کچھ جنسی تعقات کے بعد اپنے ہی پارٹنر کو جان سے ماردیتے ہے، جیسے: آکٹوپس۔

اسی طرح بعض جانوروں میں Incest بھی پایا جاتا ہے یعنی اپنی ہی ماں، بہن وغیرہ، کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا۔

توکیاان سب باتوں کی بنیاد پر۔۔۔۔۔

ماں بہن کے ساتھ بھی جنسی تعلق کا جواز نکلتا ہے ؟؟

اپنے ہی ساتھی کو قتل کیا جاسکتا ہے ؟؟

اپنا ہی پیشاب، پاخانہ کھایا جاسکتا ہے ؟؟

اپنی اولاد کو ذبح کرکے اس کے کباب کھائے جاسکتے ہیں ؟؟

تیسرا: یہ کہ جن جانوروں نے ہم جنس پرستی کو اپنایا توان کی نسل بہت ہی کم رہ گئی:

جیسے: Bonobo بونوبو۔

یہ کیسے انسانیت کے مخلص ہیں جونسلِ انسانی کوہی ختم کرنا چاہتے ہیں ؟؟!!

۴۔ جینیاتی ہارمونز (Genetic Hormones):

جینیاتی اور پیدائشی ہارمونز کے زیرِ اثر، بچہ ماں کے پیٹ سے ہی ہم جنسیت کی طرف مائل ہوتا ہے؛ چناں چہ اسے قابلِ مذمّت سمجھنا، قدرت کے معاملات میں دخل اندازی کرنا ہے۔

جواب:

اولاً: تو یہ بات بالکل جھوٹ پر مبنی ہے، تفصیل دلیل نمبر ۵ کے پہلے جواب میں موجود ہے۔

ثانیاً: یہی دلیل پیڈوفیلیا، دہشت گردی ۔۔ یا ۔۔ قتل ۔۔ یا ۔۔ خودکشی کرنے والے پیش کریں کہ:

”پیدائشی ہارمونز کے سبب ہم ایسا کرتے ہیں، ہم لائقِ سزا تو بہت دور کی بات ہے، بلکہ ہم قابلِ مذمّت بھی نہیں ہیں، اب ہمارے لئے قانون سازی کی جائے۔“

لیکن ان رجحانات کے حامل افراد کو نہ ان مجرمانہ افعال کی کھلے عام چھوٹ دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کے ارتکاب کرنے والے پر سزائیں کم کی جاتی ہے۔

ثالثاً: اگر ہم جنس پرستوں کے جینز میں کچھ مسئلہ ہے بھی، تو معاشرے کو ان کے مضر اخلاقی اثرات سے بچانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان کا علاج کیا جائے، میڈیکل سائنس اب اس قدر ترقی کرچکی ہے کہ ادویات کی مدد سے اس مسئلے کو دور کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ فطرت کے موافق:

جس طرح کھانا، مال کمانا، جنسِ مخالف کی طرف میلان فطرت کے عین موافق ہے، اسی طرح بنیادی طور پر ہم جنس پسندی کا تعلق بھی جنسی لذت سے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسے افراد جنسِ مخالف کی دستیابی کے باوجود، ہم جنسی کا رجحان رکھتے ہیں، سادہ الفاظ میں شادی بھی اس مسئلے کا مستند حل نہیں ہے؛ لہذا یہ بعض لوگوں کی فطرت ہے، جیسے: بعض اشخاص سانپ، بچھو کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔

بھارتی سپریم کورٹ نے بھی کچھ اسی قسم کے سوالات پوچھے تھے:

آخر ہم جنس پرستی غیر فطری عمل کیسے ہے؟

عدالت کا کہنا ہے کہ: کیا سروگیٹ مائیں (کرائے پر مادر رحم دینے والی خواتین) اور ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے پیدا ہوئے والے بچے بھی فطرت کے خلاف ہیں؟

پہلا جواب:

مشہور مقولہ ہے کہ: اگر ہم جنس پرستی فطرت کے مطابق ہوتی تو اللہ تعالیٰ، آدم اور حوّا علیہما السلام (Adam and Eve) کے بجائے، آدم اور اسٹیو (Adam and steve) کو پیدا کرتے۔

دوسرا جواب:

۲۰۲۰ء میں (Queensland University of Australia) سے تحقیق شائع ہوئی، جس میں تقریبًا پانچ لاکھ لوگوں کے جینز (Genes) پر تحقیق کر کے یہ بات ثابت کی گئی کہ ہم جنس پرستی فطری ۔۔یا۔۔ پیدائشی مسئلہ نہیں ہے؛ کیوں کہ کسی کے "ڈی این اے" میں بھی اس عمل کی طرف رغبت رکھنے کا مادہ اس مقدار میں نہیں پایا گیا کہ اس کو فطری ۔۔یا۔۔ پیدائشی قرار دیا جائے۔

https://www.scientificamerican.com/article/massive-study-finds-no-single-genetic-cause-of-same-sex-sexual-behavior/

سائنس صرف Empirical امپیریکل ایویڈینس کو مانتی ہے اور امپیریکل ثبوت وہ ہوتا ہے کہ جس کا مشاہدہ ۔۔یا۔۔ تجربہ بار بار کیا جا سکے، اور پھر اس امپیریکل کی دو قسمیں ہوتی ہے، ایک Qualitative اور دوسری Quantitative، یہ ریسرچ Qualitative Evidence ہے، لہذا اس سائنٹفک ثبوت کے بعد اس کی پیدائشی ہونے کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔

اسی تحقیق کی تفصیلات کے مطابق یہ قبیح عادت انسان میں صرف اسکے اردگرد کے

ماحول سے پیدا ہوتی ہے، ورنہ میڈیکل سائنس کے مطابق نہ تو یہ پیدائشی میلان ہے اور نہ ہی فطری ہے۔

تیسرا جواب:

اگر تھوڑی دیر کے لیے اس گھناؤنے کام کو فطری مان لیا جائے، پھر یہ بہانہ اور عذر تو ہر مجرم اپنی صفائی میں پیش کر سکتا ہے،

اکثر سلسلہ وار قاتل (Serial Killers) یا (Psychopaths) دماغی مریض کے وکلاء، یہی کہتے ہیں کہ: "یہ تو بچپن سے ہی ایسا ہے"،

چوتھا جواب:

اگر ایسا ہے بھی تو ایسے لوگوں کا علاج اور تربیت کی جاتی ہے، نہ کہ ان کو حقوق دلانے کے لیئے پوری پوری تحریکیں اور انقلاب برپا کر دیئے جائے۔

اسی طرح بعض بچے پیدائشی طور پر معذور ہوتے ہیں۔۔ یا۔۔ ان کے کسی عضو میں نقص ہوتا ہے، مثلاً: کسی کے ہاتھ یا پیر میں چھ انگلیاں ہوتی ہیں، یا ہونٹ کٹا ہوتا ہے، یا سر غیر معمولی طور پر بڑا ہوتا ہے، یا ہارمونز کے عدم توازن کی وجہ سے جسمانی نشوونما معمول سے کم ہوتی ہے۔

ان صورتوں میں ان بچوں کو یوں ہی چھوڑ نہیں دیا جاتا کہ: "کیا کریں، وہ تو ایسے ہی پیدا ہوئے ہیں"، بلکہ ان کا علاج کر کے انھیں معمول کی زندگی گزارنے کے لائق بنایا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر بعض افراد پیدائشی طور پر ہم جنسیت کی طرف میلان رکھتے ہوں تو

ان کے اس رویے کو خِلقی نقص (Congenital Abnormality) سمجھتے ہوئے اس کا علاج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، نہ کہ ان کی اس ذہنیت کو پروان چڑھایا جائے اور اس کی حمایت میں قوانین وضع کیے جائیں۔

٦۔نفسیاتی سکون:

ہم جنس پرست مردوں اور عورتوں کی آپس کی شادیاں صحت مند ماحول پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہیں؛ کیونکہ قانونی جیون ساتھی مل جانے سے ہم جنس پرست افراد، اس اضطراری کیفیت سے نکل آتے ہیں جس کا شکار وہ ہم جنس پرست ہونے اور اپنا ساتھی نہ ملنے کے باعث رہتے تھے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اب وہ اپنے دیگر کام یکسوئی سے ادا کریں گے، تیسرا یہ کہ، وراثت مل سکے گی، چوتھا یہ کہ، قانونی حیثیت کے بعد بچہ گود لینا بھی ممکن ہو گا۔

جواب

● جہاں تک ذہنی سکون کی بات ہے، وہ ہم جنس پرستی میں کبھی نہیں مل سکتی؛ کیوں کہ جو چیز فطرت کے خلاف ہو وہاں پریشانیاں اور بے چینیاں ہی ہوں گی۔

● پہلے بھی یہ بات ہو چکی کہ، ان دلائل کو استعمال کر کے نشہ کرنے والے، قاتل، رشوت خور، خودکشی کرنے والے، وغیرہ، اپنی راہ ہموار کر لیں گے۔

● اپنے پارٹنر کی وراثت لینے ہم جنس پرستی کی قانونی شادی کا مطالبہ بھی نہایت سطحی ہے؛ کیوں کہ مغرب میں اسلام جیسا وراثت کا فارمولا مقرر نہیں ہے، اپنے پارٹنر کے نام ویسے ہی سب کچھ لکھ دیا جا سکتا ہے۔ باقی رہا نارمل شادیوں کا مسئلہ، تو طلاق کی شرح کم کرنے کیلئے وراثت کی نامعقول قانون سازی کی ہوئی ہے، جس سے وہاں کی

نارمل عوام بھی تنگ ہے اور اب قانونی شادی کے بجائے، فقط ڈیٹنگ ۔۔یا۔۔ پارٹنر شپ پہ گذارا کیا جارہا ہے۔

● ہم جنس پرستوں کو بچہ گود لینے کا قانونی جواز حاصل کرنے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے، یہ بات ہی ہم جنسی کے ابنارمل ہونے کی دلیل ہے۔

● مغربی ممالک میں اکیلے شخص (مرد ۔۔یا۔۔ عورت) کے بچہ گود لینے پر کوئی پابندی نہیں ہے؛ لہٰذا بچہ گود لینے کے لئے قانونی شادی کی پشت پناہی صرف جگ ہنسائی ہے۔ بعض مشرقی ممالک (جیسے: انڈیا، وغیرہ) میں اکیلے مرد ۔۔یا۔۔ گے کپل (دو ہم جنس پرست مرد/GayCouple) کے لئے، بچی گود لینے پر پابندی ہے۔

۷۔ خاندانی منصوبہ بندی:

یہ عنصر قدیم ہے، کثرتِ اولاد، پھر پرورش سے چھٹکارا حاصل کرنے کا اہم طریقہ ہم جنسیت کو فروغ دینا ہے۔

جواب:

● یہ دلیل مغربی معاشرے کے لحاظ سے بالکل درست نہیں؛ کیوں کہ وہاں کے نظام کا اصول، خاندان اور معاشرے کے بجائے "ریاست اور فرد" ہے۔ وہاں بچوں کی ذمّہ داری، والدین پر کم اور ریاست پر زیادہ ہے، اور اٹھارہ سال کا ہونے کے بعد وہ خود اپنی کفالت کرے گا۔

● خاندانی منصوبہ بندی کرنا ضروری بھی ہو، تو تعجب ہے ایسے عقلمندوں پر جنہیں اس کا ایک یہی حل نظر آرہا ہے!!!

زمانۂ قدیم میں بھی اور جدید میں بھی اس کے کثیر حیلے اور اسباب اور دوائیاں موجود

ہیں، اسے اختیار کیوں نہیں کرتے؟! دوسروں کو اس کا مشورہ کیوں نہیں دیتے؟!

بات واضح ہے کہ، اصل مطلوب اپنے گندے مقاصد کا حصول ہے، باقی سب حیلے، بہانے ہیں۔

۸۔ معاشرے کا رجحان:

عموماً معاشرتی رجحان سے ہی صحیح۔۔یا۔۔غلط کا فیصلہ ہوتا ہے، مثلاً: لباس کا اختیار، چند معاشرے بغیر سلے کپڑے پہنتے ہیں، وہاں سلا ہوا کپڑا پہننا عیب ہے، دیگر معاشرے میں اس کے برعکس معاملہ ہے۔

جن علاقوں میں ہم جنس پرستی کو عیب سمجھا جاتا ہے، وہ صرف ایک وقتی رجحان ہے، جب یہاں یہ عام ہو جائے گا تو اسے بھی ایک نارمل معاملہ شمار کیا جائے گا۔

جواب:

محض سماج اور ماحول صحیح اور غلط کا فیصلہ نہیں کر سکتے، اگر ایسا ہوتا تو ہر کوئی اپنے ماحول کو دلیل بنا لے گا،

مثال کے طور پر جو لوگ ایسے ماحول میں بڑے ہوتے ہیں کہ جہاں چھوٹے بچوں کے لیئے نشہ، خواتین کو ہراس کرنا، چوری چکاری، لوٹ مار، قتل کرنا، عام ہو۔۔یا۔۔ جو کسی مجرم کے گھر پیدا ہوتے ہیں تو کیا محض اس بنیاد پر انہیں ان کاموں کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

دلیل یہی ہے، انہوں نے ہمیشہ سے ہی ایسا ماحول دیکھا ہے اور اب وہ اسے پسند کرنے لگے ہیں؛ لہذا یہ جائز ہے؟!

دنیا میں ایک بہت بڑا طبقہ مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوّث ہے، لیکن اسکے باوجود ان

تمام کاموں کو روکنے کے لیئے باقاعدہ قانون اور سزائیں موجود ہیں۔

سوال:

کوئی کہہ سکتا ہے کہ، ہم جنس پرستی سے کسی کو نقصان نہیں پہنچ رہا، یہ خالص دو افراد کا ذاتی معاملہ ہے ؟

چوری اور قتل سے، لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے؛ لہٰذا یہ منع ہے اور وہ درست ؟

جواب:

ہم جنس پرستی کے بھی بے شمار معاشرتی، سماجی، نفسیاتی اور طبّی نقصانات ہیں؛ چناں چہ یہ بھی منع ہے۔

کیا لازمی ہے کہ جس کام سے کسی کو نقصان نہ پہنچے، وہ کام کرنا درست ہو، مثلاً: کسی کا راستے پر مشت زنی Masturbation کرنا، شاہراہ کے درمیان قضائے حاجت کر لینا، ہمبستری کرنا، وغیرہ، یہ درست ہے ؟

ان کاموں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچ رہا، کیا کسی بھی معاشرے اور تہذیب میں یہ قابلِ قبول و قابلِ برداشت ہے ؟؟؟

ہاں، جو معاشرہ بد تہذیبی کی انتہاء تک پہنچ چکا ہو، ان کے لئے یہ باتیں بے فائدہ ہیں، وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

سوال:

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ، ہم یہ کام بند کمروں میں کرتے ہیں کسی کو معلوم نہیں ہوتا تو اس کا کسی کو کیا نقصان ؟

جواب:

یہ بھی لازمی نہیں کہ اگر کوئی کام بند کمروں میں کیا جائے۔۔یا۔۔کسی کو اس کا علم نہ ہو تو وہ صحیح ہو۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی ڈرگز (Drugs) یا۔۔دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

میں اپنے گھر میں بیٹھ کر اس پر عمل کر رہا ہوں،

تو کیا اس بنیاد پر اسے نشہ کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ بالکل نہیں بلکہ پوری دنیا میں اس پر سخت سزائیں ہیں۔

سوال:

آپ نے جو ہم جنس پسندی کے نقصانات بتائے ہیں، وہ بہت عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں، جبکہ قتل، چوری، نشہ، وغیرہ، ان کے نقصانات فوراً نظر آتے ہیں؛ اس لئے یہ سب منع ہیں اور وہ درست ہے؟

جواب:

یہ تو انتہائی طفلانہ دلیل ہے، یہ بات بھی ضروری نہیں کہ کسی چیز سے فوری نقصان نہیں پہنچ رہا تو وہ درست ہے۔

مثلاً: کسی انسان کو آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر (SlowPoison) کھلایا جائے تو کیا یہ غلط ہے یا نہیں؟

اس زہر کا اثر کافی عرصے بعد ظاہر ہو گا، لیکن قانون اسے قاتل ہی کہے گا، سخت سزا

دے گا، یہی حال ہم جنس پرستی کا ہے۔

آخری سوال:

اگر آپ کی بات مان لی جائے تو شخصی آزادی ختم ہو جائے گی، ہم اس ترقی یافتہ صدی میں قید اور گھٹن کی زندگی نہیں گزار سکتے؟ ہم نہیں رکیں گے۔۔

جواب:

کسی بھی انسان کو مطلقاً آزادی کبھی نہیں مل سکتی، یہ فقط لبرل ازم کا دھوکہ ہے۔

ہر انسان کسی نہ کسی قانون اور پابندیوں کے تحت ہی زندگی گذارتا ہے؛ لہذا آزادی والی دلیل نہیں چل سکتی۔

مطلقاً آزادی کی دلیل کو صحیح تسلیم کر لیں تو ہر غلط کام کی اجازت مل جائے گی، جس کا فقط نقصان ہی ہو گا، کوئی کہے کہ:

"مجھے لوٹ مار اور قتل و غارت کی آزادی ملنی چاہیئے تو اسے آزادی نہیں دہشت گردی کہا جائے گا۔"

کوئی تاجر کہے کہ:

"مجھے مال کمانے کی آزادی ہونی چاہیے، میں جتنا مال کماؤں، جمع کروں، ٹیکس نہیں ہونا چاہیے، تو اس کی اس خواہش کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔"

کوئی کہے کہ:

"مجھے آزادی ہونی چاہیئے کہ میں جس بینک سے چاہوں جتنے پیسے بھی نکال لوں، تو اسے آزادی نہیں لوگوں کے ساتھ زیادتی سے تعبیر کیا جائے گا۔"

اگر کوئی قیدی یہ کہنے لگے کہ:

”مجھے جیل سے آزادی چاہیئے کیونکہ یہ میرا بنیادی حق ہے۔“

توکیا اسکی اس دلیل کی بنیاد پر اسے قید سے آزاد کیا جاسکتا ہے؟

بلکہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس نظام کو ناکام تصور کیا جائے گا، اسی طرح جب آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کو کس چیز سے آزادی چاہیے تو تب ہی معلوم ہو سکے گا کہ کیا یہ واقعی آزادی ہے۔۔یا۔۔نہیں؟

اسی طرح ہم جنس پرستی کی اجازت کو آزادی نہیں بلکہ فحاشی، جنسی بے راہ روی، بے حیائی، خاندان اور معاشرے کا ”قتل“ کہا جائے گا۔

ثابت ہوا کہ یہ محض ایک وسوسہ، خناس، اور جنسی بے راہ روی ہے، جس کی عقل، سائنس، ثقافت، مذہب، اور تاریخی حقائق کی روشنی میں کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔

اسی لئے انسان کو اپنے خالق، مالک، اللہ تعالی کی بات کے آگے ہمیشہ سر جھکا کر اسی کی بات ماننی چاہیئے ، اور اپنی انتہائی محدود عقل سے خالقِ کائنات کے حکمت سے بھرپور احکامات کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے۔ وللہ الحمد۔

طبّی نقصانات

ہم جنسیت اپنے ساتھ ہولناک امراض کا تحفہ لاتی ہے۔ان کا شکار اس کے عادی مجرم خود بھی ہوتے ہیں، اور جو ان کے رابطے میں رہتے ہیں، وہ بھی ان کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، یہ بیماریاں مرد وعورت دونوں کو لگ سکتی ہیں۔

عبرت کے لئے کچھ تفصیل درج ذیل ہے،:

۱۔ایڈز(Acquired Immune Deficiency Syndrome):

ایچ آئی وی (HIV) Human Immune Defficiency Virus انسانی خون میں موجود سفید ذرات پر حملہ آور ہوکر انہیں تباہ کر دیتا ہے اور ساتھ ہی اپنی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ کرتا جاتا ہے۔جتنی اس وائرس کی تعداد بڑھتی ہے اتنی ہی تیزی سے سفید ذرات ختم ہونے لگتے ہیں اور امیونٹی کمزور ہوتے ہوتے معدوم ہوجاتی ہے اور ایسے انسان پر جونہی کوئی جراثیم حملہ آور ہوتے ہیں وہ بیکار ہوکر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

۲۔بواسیر دموی(Hemorrhoids):

اس میں دانے مقعد کی بیرونی اور اندرونی جانب ہوتے ہیں، جن سے خون اور پیپ بہتا ہے۔

۳۔شقاق مقعد(Anal Fissure):

مقعد میں لمبائی کے رخ پر(cut)چیرا یا زخم ہونا۔خارش اور بے چینی کے علاوہ

رفعِ حاجت کے وقت درد محسوس ہوتا ہے، اور کبھی خون کی لکیر نجاست کے ساتھ ساتھ نظر آتی ہے اور کبھی مقعد مزید پھٹ جاتا ہے۔

۳۔ جراحتِ مقعدی مستقیمی، (Anorectal Trauma):

مقعد پانچ انچ کے فاصلے پر بڑی آنت سے جدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، ابتداء درد، رفعِ حاجت میں بے ترتیبی، انتہاء خون اور شقاق مقعد۔

۴۔ سرطانِ مقعد، (Anal Cancer):

مقعد کے کینسر کی ابتداء خون بہنے یا مقعد کے قریب گانٹھ نکلنے سے ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ بڑی آنت اور مقعد کا سڑنا اور نتیجہ موت۔

۵۔ آتشک (Syphilis):

اس بیماری کے جراثیم جب حملہ کرتے ہیں تو شرم گاہ پر پھنسی نکل آتی ہے، یہ بڑھ کر ایک زخم کی صورت میں بدل جاتی ہے، اس کے بعد یہ دانے بڑھ کر اور پھیل کر، منہ، زبان، سینہ اور جسم کے کسی بھی حصہ پر نکل سکتے ہیں۔

۶۔ سوزاک (Gonorrhea):

ابتداء شرم گاہ کے بالائی سرے پر درد ہونے لگتا ہے رفتہ رفتہ یہ درد بڑھنے لگتا ہے۔ پیشاب کے ساتھ جلن ہوتی ہے، پھر پیشاب کی نالی میں ورم ہو جاتا ہے اور پیپ بہنے لگتا ہے اور جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔ کپڑا لگنے سے بھی شدید درد ہوتا ہے، ساتھ میں مریض کو بخار ہو جاتا ہے۔

۷۔ التہاب کبد (Hepatitis B&C):

یہ وائرس جسم میں سرایت کر جاتا ہے، دیر تک اس کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں،

تاہم متاثرہ شخص جلد تھکن کا شکار ہونے لگتا ہے ،اس کے سر میں در د رہتا ہے بعدازاں متلی، قے اور بخار رہنے لگتا ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، یہ انسان کے جگر کو نشانہ بناتا ہے۔

۸۔ کلامیڈیا(Chlamydia):

یہ مہلک جنسی مرض ہے، پیشاب کرتے وقت درد یا جلن، پیٹ میں درد، غیر معمولی مادّے کا سخت گندی بو کے ساتھ اخراج، شرم گاہ پر سوجن ،درداور خون بہنا۔ موت کی تمنّا۔

۹۔ کنڈی لوما(Condyloma):

کنڈی لوما سے متاثرہ فرد کے جنسی اعضاء کے اندرونی حصّے پر چھوٹے چھوٹے پھوڑے نکلتے ہیں۔ وائرس کے حملے کے فوری بعد اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ دو تین ماہ بعد یہ پھوڑے اندر سے شرم گاہ کا منہ بند کر دیتے ہیں، اس وجہ سے دونوں مقام بند ہو کر سڑ جاتے ہیں اور مریض سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔ بسا اوقات متاثرہ عورت کے رحم تک جراثیم پہنچ جاتے ہیں اور سرطان (کینسر) کا باعث بنتے ہیں۔

۱۰۔ شین کررائیڈ(Chancroid):

اس کے جراثیم اعضائے جنسی کے ذریعے خون میں سرائیت کر جاتے ہیں، جس کے بعد رانوں، پیٹ اور بعض اوقات جسم کے اندر بھی پھوڑے نکلنے لگتے ہیں، متاثرہ شخص بد ترین اذیت سے دوچار رہتا ہے اور آخر کار یا تو ہلاک ہو جاتا ہے یا معذور۔

۱۱۔ لیمفو گرینیولوما وینیریئم(lympho Granuloma Venereum):

ایک خطر ناک جنسی مرض ہے شروع میں شرم گاہ پر چھالے ہو جاتے

ہیں، تھوڑی مدت بعد رانوں کے جوڑ میں ایک بڑا سا پھوڑا نمودار ہو جاتا ہے، یہ بڑا ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔

پھوڑوں کے بعد مریض کو بخار رہنے لگتا ہے، سردی لگتی ہے اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ جلد ہی بیماری مقعد تک پھیل جاتی ہے اور پھوڑوں کی وجہ سے مقعد بند ہو جاتا ہے اور اخراج ناممکن ہو جاتا ہے۔ شرم گاہ اور مقعد کے درمیان سوراخ ہو جاتے ہیں جن میں سے گندہ مواد اور پیپ بہتا رہتا ہے۔

ہم جنس پرستی مذکورہ امراض کے علاوہ بھی بہت سی جنسی اور غیر جنسی بیماریوں کا منبع ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس ! اس برے عمل کو ختم کرنے کی بجائے مختلف NGOS کی طرف سے Safe Sex (محفوظ جنسی تعلقات) کے نام پر اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے مختلف پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں اور مختلف ادویات متعارف کروائی جاتی ہیں تاکہ یہ عمل زیادہ ”اچھے“ اور ”مطمئن“ انداز میں فروغ پاسکے۔

عقلی دلائل

دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ:

کیا ہم جنس پرستی کی تحریک دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے کی ایک منظم کوشش نظر نہیں آتی ؟

یہ بات تو اتنی سادہ ہے کہ دور دراز علاقے کا ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے ، کہ جب ہمیں ایک نہ ایک دن مر جانا ہے اور ہمارے بعد دوسرے آئیں گے ، اگر یہ سلسلہ رک جائے تو نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا گھر ویران و برباد ہو جائے گا، کسی فرد واحد کے لیے یہی ذاتی گھر بڑے پیمانے پر عوام کے لیے دنیا ہے۔

سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ایک طرف تو " پڑھے لکھے لوگ تعلیم و ترقی اور دنیا کو مزید پرکشش بنانے کی وکالت کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی حمایت بھی کرتے ہیں جو دنیا کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔"

یہ فکری تضاد و تصادم کی شرم ناک مثال ہے۔

● اگر دہشت گردی کی مذمت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ " دہشت گردی کے واقعات سے ہنستی کھیلتی آبادی ویرانے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔" تو ہم جنس پرستی کا نتیجہ بھی یہی ہے کہ ، ایک نہ ایک دن یہ دنیا ویران ہو جائے گی۔ ایک ہی وجہ مذمت دونوں صورتوں میں موجود ہے ، تو ایک کی مذمت اور دوسرے کی حمایت کیوں ؟

یہ صحیح ہے کہ دونوں میں فرق ہے لیکن برائے نام ہی فرق ہے ، وہ یہ کہ دہشت

گردی کے واقعات سے دنیا علی الفور ویران ہو جائے گی، جب کہ ہم جنس پرستی سے یہی ویرانی آہستہ آہستہ اور اذیت ناک طریقے سے ہوگی، لیکن دونوں کا لازمی نتیجہ تو بہر حال ویرانی ہے۔

دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے مگر عقلاً ہم جنس پرستی کی مذمت اس سے بہت زیادہ اور شدت سے کی جانی چاہیے کیونکہ انسانیت سسک سسک کر اذیت ناک طریقے سے موت کا شکار ہوگی۔

- اب ایک دوسرے زاویے سے نگاہ ڈالتے ہیں، کوئی محقق یہ کہے کہ، بعض افراد کا مخالف جنس کی طرف میلان کرنا ضروری ہے، اس سے ویرانی نہیں ہوگی۔ تو یہ بات مسلّم ہے کہ دنیا کی ہر تحریک کے داعی یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے سب لوگ ان کی تحریک کو اپنالیں۔ یہ حال صرف دینی تحریک کے داعیوں تک محدود نہیں بلکہ سیاسی لیڈر سے لے کر سماجی، تجارتی اور تفریحی کلچر سے تعلق رکھنے والوں تک کا حال یہی ہے۔

لیکن یہ ہم جنس پرستی کی تحریک کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ اس کے داعی ہرگز نہیں چاہتے کہ دنیا کا ہر فرد اسے اختیار کر لے۔

بھلا کیوں؟؟؟؟

ایسا کرنے سے صرف دنیا ہی ختم نہیں ہوگی، بلکہ دنیا کے ساتھ ساتھ ان کی تحریک بھی مر جائے گی؛ لہذا اپنی تحریک کو زندہ رکھنے کے لیے انھیں بہر صورت کچھ لوگوں سے گزارش کرنی ہوگی کہ وہ ان کے مشن میں شرکت نہ کریں۔

یہاں پہنچ کر ان کے فکری سرمایہ کا سارا غرور خاک میں مل جاتا ہے کہ، کچھ لوگوں

سے اپنی تحریک میں شرکت کی اپیل کریں اور دوسروں سے شرکت نہ کرنے کی گزارش۔

اب ذرا ہوش کے ناخن لیں کہ تحریکیں تو اس جذبے میں ظہور پذیر ہوتی ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے نہ کہ نقصان، تاریکی میں ڈوبی ہوئی زندگی میں اجالا بکھیرا جائے، نہ کہ چراغِ زندگی کی لو ہی بجھا دی جائے۔

● جب مرد اور عورت نکاح کرتے ہیں تو ان سے ایک خاندان تشکیل پاتا ہے، اولاد کی پیدائش اور پرورش ہوتی ہے، رشتے ناتے وجود میں آتے ہیں، تمدن پروان چڑھتا ہے اور سماج کے تمام افراد اپنا اپنا کردار انجام دیتے ہیں۔

لیکن ہم جنسیت سے خاندان کے ادارے پر کاری ضرب لگتی ہے، ہم جنسیت میں مبتلا شخص، صنفِ مخالف سے نکاح کرکے نوعِ انسانی کے پروان چڑھنے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری انجام دینے سے جی چراتا ہے اور خاندان وجود میں لانے اور اس کے متعلقہ افراد کی خدمت کرنے سے راہِ فرار اختیار کرتا ہے، وہ معاشرے کے تمام اداروں سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے، لیکن اسے ترقی دینے کے لیے کوئی ذمہ داری اپنے سر نہیں لیتا۔

اب ان نااہل اور نالائق کی جماعت کو آپس میں 'نکاح' کرنے کی اجازت دینا اور اس کے نتیجے میں انھیں وہ تمام سہولیات فراہم کرنا جو نکاح کے بندھن میں بندھنے کے بعد ایک جوڑے کو ملتی ہیں۔

اس کا واضح مطلب ادارۂ نکاح پر کاری ضرب لگانا اور اس کی اہمیت کو ختم کرنا ہے۔

جب نکاح کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی، تو لوگ مالی اور مادی منفعتوں کی بنیاد پر اکٹھا ہو کر، اپنی شہوانی خواہشات پوری کریں گے، جب تک چاہیں ساتھ رہیں اور جب

چاہیں الگ ہوجائیں۔

بے قید آزادی، خواہشاتِ نفس کی غلامی اور منفعت پرستی، سماج کو حیوانات کے باڑے میں تبدیل کردے گی۔

● ہم جنس پرستی (Homosexuality) قطعی طور پر فطرت کے خلاف ہے، تمام جانداروں میں نر و مادہ کا فرق محض تناسل و بقائے نسل کے لئے ہے۔

انسانوں میں اس کی مزید غرض یہ بھی ہے کہ دونوں صنفوں کے افراد مل کر ایک خاندان وجود میں لائیں، اسی مقصد کے لیے مرد اور عورت میں ایک دوسرے کے لیے صنفی کشش پیدا کی گئی ہے، ان کی جسمانی ساخت اور نفسیات، ایک دوسرے کے مناسب بنائی گئی ہے۔

جو شخص فطرت کی اسکیم کے خلاف عمل کرکے اپنے ہم جنس سے شہوانی لذّت حاصل کرتا ہے وہ ایک ہی وقت میں بہت سے جرائم کررہا ہوتا ہے:

اوّل: وہ اپنے جسمانی ساخت اور نفسیات سے جنگ کرتے ہیں اور اس کا عظیم نقصان کرتے ہیں۔

دوم: وہ معاشرے کے ساتھ غدّاری اور خیانت کرتے ہیں، یعنی فرائض اور ذمے داریوں سے جان چھڑاتے ہیں۔

سوم: وہ اپنے ساتھ کم ازکم ایک مرد کو غیر فطری زنانہ پن ۔۔یا۔۔ایک عورت کو غیر فطری مردانہ پن میں مبتلا کرتے ہیں۔

چہارم: کم ازکم دو عورتوں ۔۔یا۔۔ دو مردوں کے لئے جنسی بے راہ روی اور اخلاقی پستی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

● وبائی امراض سے ہر سمجھدار شخص دور بھاگتا ہے، اس سے بچنے کی دوائیاں، حفاظتی ویکسین کا بندوبست کرتا ہے، مریض سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

کیا مریض کو اجازت دی جا سکتی ہے کہ بجائے علاج کرانے کے وہ سوسائٹی میں اپنا مرض پھیلانے نکل کھڑا ہو؟؟؟

بلکہ اسے ایسی سوچ بھی نہیں آئے گی اور اگر آ بھی گئی تو وہ عقل رکھتا ہے کبھی ایسا نہیں کرے گا، بالفرض احمقانہ قدم اٹھالے تو عوام اور حکومت اسے روکنے کا ہر ممکن اقدام کریں گے۔

کیا وجہ ہے کہ ہم جنسیت کے کثیر طبّی نقصانات کے باوجود، اسے فروغ دینے کے لئے سارا مغرب سرگرمِ عمل ہے؟؟

کثیر وجوہات میں سے چند وجوہ بہت اہم ہیں: پہلی یہ کہ اسلامی معاشرے میں بے حیائی پھیلانا جبکہ دوسری اور بڑی وجہ سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) ہے، جس میں عالمی ادویات مافیا (International Drugs Mafia) کی سرپرستی میں بیماریوں کو پھیلایا جاتا ہے تاکہ ادویات، ویکسین کا کاروبار خوب چمکے، جنسی بے راہ روی کی گزشتہ صفحات میں بیان کردہ صورتیں زیادہ تر مہلک بیماریوں کی طرف لے جاتی ہیں اور اسے عام کرنے کا مقصد بھی یہی ہے تاکہ لوگ بیماریوں کا شکار ہوں اور ان کا منافع دگنا ہو۔

● (Two Spirit) ذو جنسی تصوّر (یعنی ایک فرد ہے تو جسمانی اعتبار سے ایک مکمل مرد یا ایک مکمل عورت (Bioligically)، لیکن ذہنی طور پر (Psychologically) اپنے آپ کو مرد کے بجائے عورت محسوس کر رہا ہو یا

عورت کے بجائے مرد) اور جینڈر فلوئیڈ (یعنی وہ افراد جو اپنی جنس کے بارے میں متضاد ذہن رکھتے ہیں، یعنی کچھ دن انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مرد ہیں اور کچھ ایام وہ عورت ہونا گمان کرتے ہیں)، ان دونوں افراد کی ان احمقانہ باتوں کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ:

ایک شخص کی عمر ۴۰ سال ہے، لیکن وہ کہے کہ، "جسمانی اعتبار سے تو میں چالیس سال کا ہوں، لیکن نفسیاتی لحاظ سے میں بائیس (۲۲) سال کا ہوں۔"

یوں ہی کوئی کہے کہ، "میرے قد کی لمبائی چھ فٹ ہے، لیکن کبھی مجھے یہ تین فٹ محسوس ہوتا ہے اور کبھی دس فٹ۔"

یقیناً ایسے شخص کے دماغی توازن کو نارمل نہیں سمجھا جائے گا، اس کا حل پاگل خانے میں داخلہ۔۔یا۔۔ نفسیات کے ماہرین سے علاج ہے، بعینہ یہی حل ہم جنس پرستوں کا بھی ہے۔

● عقل یہ کہتی ہے کہ جنسی آزادی دی جائے تو زنا بالجبر اور جنسی زیادتیاں ختم ہو جانی چاہئیں جبکہ مغربی ممالک میں جنسی جرائم سب سے زیادہ ہیں، ذیل میں ان دس ممالک کے بارے میں جانیے جو دنیا میں ریپ کے حوالے سے سرفہرست ہیں:

۱۔ ریپ کے حوالے سے دسویں نمبر پر ملک ایتھوپیا ہے جہاں کی ساٹھ فیصد خواتین کو سیکسوئیل وائلنس کا سامنا کرنا پڑا اور ہر سترہ میں سے ایک خاتون ریپ کا شکار ہوئی، یاد رہے کہ یہ کوئی مسلمان ملک نہیں بلکہ ایک عیسائی ملک ہے۔

۲۔ ریپ کے حوالے سے ہی نواں بڑا ملک سری لنکا ہے، یہ بھی مسلم ملک نہیں۔

۳۔ خواتین سے بدسلوکی اور بے حرمتی کے حوالے سے آٹھواں بڑا ملک کینیڈا ہے

جہاں ۲۰۰۱ سے اب تک پچیس لاکھ سولہ ہزار نوسو اٹھارہ ریپ کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور مزے کی بات یہ کہ وہاں کے سرکاری محکموں کا یہ ماننا کہ یہ رجسٹرڈ کیسز ٹوٹل کا چھ فیصد بھی نہیں۔ یاد رہے کینیڈا بھی مسلم ملک نہیں بلکہ ایک لبرل اور آزادی پسند ملک ہے۔

۴۔ ساتواں نمبر فحاشی و عریانی (جسے ہمارے لوگ آزادی اور حقوق بھی کہتے ہیں) میں فرانس کا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ۱۹۸۰ سے پہلے تک تو یہاں ریپ کوئی جرم سمجھا ہی نہیں جاتا تھا، اس کے سدباب کا کوئی قانون سرے سے موجود ہی نہیں تھا، عورت پر جنسی اور جسمانی تشدد پہ قانون بنایا ہی ۱۹۹۲ کے بعد گیا ہے، فرانس جیسے لبرل ملک میں سالانہ پچھتّر ہزار ریپ کیسز رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں۔

۵۔ چھٹے پر ٹیکنالوجی کے بادشاہ جرمنی کا نمبر آتا ہے، جہاں اب تک پینسٹھ لاکھ پانچ ہزار چار سو اڑسٹھ کیسز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، یاد رہے ان میں سے دو لاکھ چالیس ہزار سے زیادہ متاثرہ خواتین خودکشی و تشدد سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔ ٹیکنالوجی میں تیزی سے ترقی کرتے اس ملک میں انسانیت اتنی ہی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔

۶۔ پانچواں نمبر انگلینڈ کا ہے جہاں ہر ۱۶ سے ۲۵ سال کی عمر کی ہر پانچ میں سے ایک عورت کو جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سالانہ چار لاکھ خواتین انگلینڈ میں اپنا وقار کھو بیٹھتی ہیں۔

۷۔ چوتھے نمبر پر مشہور ملک ریپستان مطلب ہندوستان آتا ہے، جہاں ہر بائیس منٹ

بعد ریپ کا ایک کیس رجسٹرڈ کیا جاتا ہے، یاد رہے اعداد و شمار کے ماہرین کے نزدیک یہ تعداد اصل تعداد کا دس فیصد بھی نہیں کیوں کہ پسماندگی کی وجہ سے نوے فیصد خواتین رپورٹ درج نہیں کرواتیں۔

۸۔ تیسرے نمبر پہ سویڈن آتا ہے جہاں ہر چار میں سے ایک عورت ریپ اور ہر دو میں سے ایک عورت سیکسوئیل ہراسمنٹ کا شکار ہوتی ہے۔

۹۔ دوسرے نمبر پہ ساؤتھ افریقہ آتا ہے جہاں بلحاظ آبادی سالانہ پینسٹھ ہزار سے زائد کیسز رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں، ساؤتھ افریقہ بیبی اینڈ چائلڈ ریپ اور ہراسمنٹ کے حوالے سے بھی دنیا میں بدنام ترین ملک جانا جاتا ہے۔

۱۰۔ پہلے نمبر پہ ہے مہذب ترین ملک امریکہ، مہذب اور روشن خیال ملک ہونے کی وجہ سے یہاں کے کیسز بھی کافی عجیب و غریب واقع ہوئے ہیں، یہاں ہر چھ میں سے ایک عورت تو ریپ کا لازمی شکار ہوئی ہے، پر ہر ۳۳ میں سے ایک مرد بھی عورتوں کے ہاتھوں ریپ کا شکار ہوا ہے، ۱۹ فیصد عورتیں اور ۴ فیصد امریکی مرد زندگی میں کم از کم ایک دفعہ ریپ کا لازمی شکار ہوئے ہیں۔

ہم جنس پرست کا علاج

کسی بھی وجہ کی بناء پر کوئی شخص اس برے کام میں ملوّث تھا اور اب واپس آنا چاہتا ہے یا نہیں، مگر ہمیں انسانیت کی بقاء کے لیے اور معاشرے کو گندگی اور غلاظت اور مختلف اقسام کی بیماریوں کے پھیلاؤ سے روکنے کے لیے ہر شخص کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنا مثبت کردار ادا کرے، آپ کی چند باتیں اسے -ان شاء اللہ تعالیٰ- اس گناہ سے نجات دیں گی۔

۱۔ اسے مایوسی سے نکالیے اور اللہ عزوجل کے بے پناہ رحم کی امید دلائیں۔
۲۔ اس کی پردہ پوشی کریں۔
۳۔ اس کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے آگاہ کریں۔
۴۔ اسے کسی بہت زیادہ محنت اور مصروفیت والے کام میں مستقل بنیادوں پر لگا دیں۔
۵۔ کسی شیخِ کامل کی صحبت میں لے جائیں، جو اس باطنی گندگی کا علاج کرے۔
۶۔ سائیکو تھراپی کروائیں۔ (ایک طبی اصطلاح ہے، جس میں مختلف ذہنی بیماریوں کا علاج زبانی اور نفسیاتی تکنیک کے ذریعے کیا جاتا ہے۔)

بعض احباب کو شاید تصوّف کی بات پسند نہ آئے، لیکن ہمارا خانقاہی نظام، دراصل نفسیاتی گتھیاں سلجھانے کا ہی نظام ہے، اگرچہ اسے بھی اس کے اصل مقصد سے دور کیا گیا ہے مگر اب بھی الحمد للہ بعض لوگ خلوص سے خلق خدا کی خدمت میں مصروف ہیں۔

خیر۔۔سائکاٹرسٹ سے سائیکو تھراپی کرواکے ''فوبیا''، ''مینیا''، ''کمپلیکس'' نکالنے کو عین منطقی سمجھنا اور باطنی بیماریوں کے علاج کو وقت کا ضائع کرنا سمجھنا، درست نہیں۔

حالانکہ یہ اشیاء بھی نظر نہیں آتیں لیکن چونکہ ''انگریزی'' میں بھی ہیں اور ''انگریزوں'' کی طرف سے بھی ہیں تو ظاہر ہے کہ ''سائنسی'' بھی ہیں اور ان کا ''ڈیٹا'' بھی موجود ہے؛ پس انکو ماننا تو فرض ہوگا۔۔۔!!!

ہم جنس پرستی کی روک تھام کے لیے اقدامات

ہم جنس پرستی کی روک تھام کے لئے اقدامات جلد از جلد ہونے چاہئے، چند تجاویز درج ذیل ہیں:

ا۔ قومی اخبارات، رسائل و جرائد میں ہم جنس پرستی کے متعلق آسمانی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

۲۔ وارثان منبر و محراب اپنے دروس، جمعۃ المبارک کے خطبات اور نجی محافل میں ہم جنس پرستی کے تصور، اس کے آغاز، اس کے نقصانات اور اس کے نتیجے میں قوم لوط کی تباہی و بربادی کے متعلق آگاہ کریں۔

۳۔ تعلیمی درس گاہیں، خواہ وہ دینی ہوں یا عصری، اس ضمن میں بڑے طلباء کی فکری تربیت کرتے ہوئے، انھیں ہم جنس پرستی کی حقیقت اور اس کے دینی و دنیاوی نقصانات سے روشناس کرائیں۔

۴۔ جدوجہد کا ایک دائرہ کار یہ بھی ہے کہ حضرت لوط ﷺ کی قوم کی تباہی کا مکمل قرآنی واقعہ، اس برائی کی مذمت میں مذکور احادیث نبویہ ﷺ، اس برائی کے روحانی اور طبی نقصانات کو کتابچے کی صورت میں شائع کرواکر، تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۵۔ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق سوشل میڈیا (یو ٹیوب، فیسبک ٹوئٹر، وغیرہ) میں اس کی مذمّت پر بیانات، پوسٹ، مزاحیہ خاکے، وغیرہ، کو خوب پھیلایا جائے۔

۶۔سیاسی قوت اور طاقت حاصل کرکے اس کے خلاف مضبوط اقدام کیا جائے۔(عوامی سطح کی آواز کا اثر بہت کمزور ہوتا ہے۔)

۷۔صرف امت مسلمہ ہی نہیں، بلکہ ہر وہ شخص جو انسانیت کی فلاح و بہبود کا حامی ہے، اسے اس برائی کے خلاف اپنا کردار ادا کرنے کے لئے ابھارنا چاہیے۔

۸۔نوجوانوں اور بچوں پر کڑی نظر ہو، ان کے درج ذیل جملے ہم جنس پرستی کے خطرے کے آلارم ہیں:

وہ دوست تو میری جان ہے، میں اس دوست کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، میں اس سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں، میں تو ساری زندگی اس کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں، جب تک اسے دیکھ نہ لوں مجھے چین نہیں آتا، وغیرہ۔

اسی طرح اگر وہ اپنے دوست کی خوبصورتی کو حد سے زیادہ بیان کرے یا اسے جان، جان من، جان جگر کہتا ہے تو بھی نوٹس لیں۔

۹۔والدین مزید احتیاطی تدابیر اختیار کریں:

● بچوں کے دماغ میں بٹھانے کی ضرورت ہے کے اگر کوئی اجنبی کسی چیز (چاکلیٹ، کینڈی، کوکیز) کی لالچ دے کر ساتھ لے جانے کی کوشش کرے یا سرگوشیوں میں بات کرنے کی کوشش کرے تو ہرگز نہیں جانا ہے۔

● اپنے بچوں کو دوستی میں حد سے نہ بڑھنے دیں۔

● انہیں کسی خاص دوست کے ساتھ بہت زیادہ گھومنے پھرنے کی اجازت نہ دیں۔

● اپنے بچوں کو ہرگز ہرگز دوست کے گھر رات گزارنے کی چھٹی نہ دیں اور نہ ہی دوست کو اپنے گھر اپنے بیٹے کے ساتھ ٹھہرنے دیں۔

- بلاضرورت دوستوں کے گھر جانے اور انہیں اپنے ہاں لانے پر مکمل پابندی عائد کریں۔
- بچوں کے لیپ ٹاپ اور موبائل پر پوری نظر رکھیں کہ وہ کیا دیکھ، سن اور پڑھ رہے ہیں۔
- بالغ بچوں کے متعلق ضرورت سے زیادہ "پرائیویسی" کا سبق ان لوگوں کا پڑھایا ہوا ہے جو ہمارے نوجوان کو تنہائی میں گندہ زہر پلا رہے ہیں۔لہذا بالغ بچوں/بچیوں/نوجوانوں پر اس معاملے میں حکمت کے ساتھ کڑی نگاہ رکھنا والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے۔
- اپنے بچوں کو بے دین، سیکولر اور لبرل لوگوں کی صحبت اور لیکچروں سے کوسوں دور رکھیں ورنہ اعمال کے ساتھ ایمان بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔
- اولاد کو نہ صرف وقت دیں بلکہ ان کا وقت لیں بھی۔
- بچوں کی بنیادی اسلامی تعلیمات کا خاص اہتمام کریں۔
- بچوں کو نمازی پرہیزگار اور نیک لوگوں/بزرگوں اور باعمل علماء کی صحبت اور روحانی اجتماعات میں اپنے ساتھ لے کر جائیں۔
- شادی کے قابل ہوجانے پر اولاد کی جلدی شادی کا انتظام کریں۔

لطیفے

● **لبرل:** ہم جنس پرستی کی اجازت ہونی چاہیے، مرد کی مرد سے شادی کی اجازت ہونی چاہیے۔

مسلم: اگر تمہارے پاپا کسی مرد کو اپنے ساتھ گھر لائیں اور کہیں کہ: ”اس کے ساتھ میری شادی ہوگئی ہے۔“

سوال یہ ہے کہ آپ کے پاپا، آپ کے پاپا ہی رہیں گے یا آپ کے ماما بن جائیں گے ؟ اور آپ کی ماں اس دوسرے مرد کی کیا کہلائے گی ؟ اور آپ دوسرے مرد کے کیا سمجھے جائیں گے ؟

لبرل: وہ اصل میں فیس بک پر یہ بات پڑھی تھی تو اچھی لگی اور کاپی پیسٹ مار دیا میں نے تو خود بھی اتنا نہیں سوچا تھا کہ میرے پاپا یہ حرکت کریں گے تو گھر میں کیا حالات ہوں گے آپ تو پیچھے ہی پڑ گئے۔

● ہم جنس پرست لوگ شادی کے بعد بچے لے کر پالیں گے تو مسئلہ ان بچوں کو ہو گا کہ انہیں سمجھ ہی نہیں آئے گا کہ ماں کون ہے ؟ اور باپ کون ؟

مستقبل میں ٹیلی وژن اور اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں

۱۔ دو بچوں کے باپ نے، تین بچوں کے باپ کے ساتھ بھاگ کر شادی کرلی۔

۲۔ غیرت کے نام پر ایک مرد نے اپنے مرد کا قتل کر ڈالا۔

● جنوبی افریقہ کے ملک زمبابوے میں بھی کچھ سال پہلے ہم جنس پرستی کے نعرے لگاتا ایک جلوس سڑکوں پر نکلا تھا۔

زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے پکڑ کر ہم جنس پرست عورتوں کو ایک جیل میں ڈالا، جب کہ ہم جنس پرست مردوں کو الگ جیل میں ڈالا۔

ان سب سے کہا کہ:

"جیل سے نکالے جانے کی ایک ہی شرط ہے کہ، عورتیں عورتوں سے بچے پیدا کر کے دکھائیں اور مرد مردوں سے بچے پیدا کر کے دکھائیں۔"

یہ خبر سن کر اس وقت کے امریکی صدر بارک اوباما نے ہم جنس پرستوں کی رہائی کے لیے زمبابوے کے صدر پر پریشر ڈالا۔

جواب میں زمبابوے کے صدر نے کہا کہ:

"اگر ہم جنس پرستی ضروری ہے تو میں واشنگٹن ڈی سی کا سفر کروں گا، گھٹنے کے بل بیٹھ کر، اپنے لئے بارک اوباما کا ہاتھ مانگوں گا۔"

پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

حرفِ آخر

محترم قارئین! آخر میں ہمیں کچھ وقت کے لیے پوری قوت فکر کو مجتمع کرتے ہوئے سوچنا چاہیے کہ کہیں بحرلوط کی کوئی طوفانی لہر پھر انسانیت کا پیچھا تو نہیں کر رہی؟ یہ سوچتے ہوئے یہ فرمان الٰہی بھی پیش نظر رہے:

وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ

ترجمہ: اور یہ عذاب ظالموں سے دور نہیں ہے۔ (سورہ ھود: ۸۳)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ● اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ●

ترجمہ: کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے، جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے، جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں۔ (سورۃ الاعراف: ۹۷-۹۸)

اللہ سبحانہ ہمیں بداعتقادی اور برے اعمال سے محفوظ فرمائے۔

آمین یا رب العلمین و بجاہ خاتم النبیین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

مصادر و مراجع

	کتاب	مصنف
١	Islam and LGBTQ+	Umme Sarah
٢	جنسیاتی مطالعے	علی عباس جلالپوری
٣	ذم اللواط	امام ابو بکر آجری
۴	What's wrong with Homosexuality	John Corvino
۵	Homosexuality and Civilization	Louis Crompton
٦	Homosexuality and Religion	Jeffrey s. Siker
٧	Understanding Homosexuality	Dr J.A. Loraine
٨	كيف نحمي أبناءنا عن الانحرافات (بچوں کی جنسی حفاظت کیسے کریں؟)	شیخ متعب بن محمد بن سلیمان
٩	ترغیبات جنسی	نیاز فتحپوری
١٠	Homosexuality 911	Imam Alauddin Shahbaz

مصنف کی دیگر کُتب

سندھی ترجمہ

ہندی ترجمہ

ادارہ کی شائع کردہ دیگر مطبوعات

دَارُالبَرَکۃ
لِلنَّشْرِ وَالطَّبَاعَۃِ
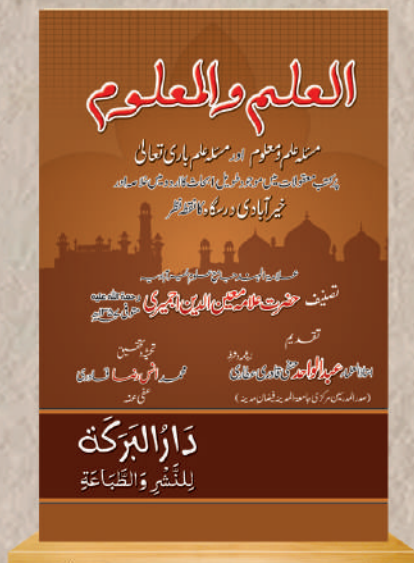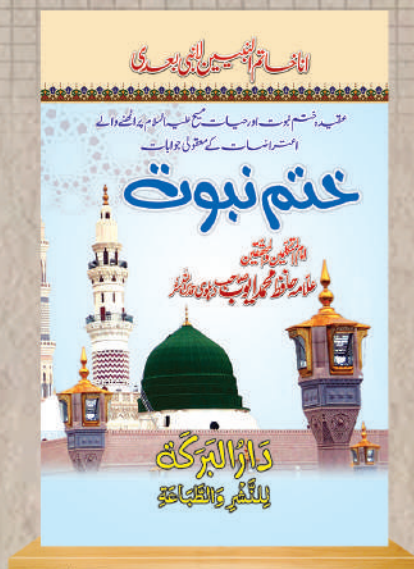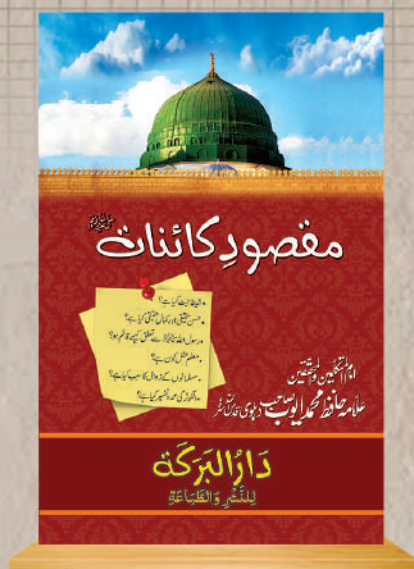
شاہراہِ لیاقت، پاکستان چوک، کراچی
0348-2180744